دسمبر 2010ء

فتح 1389 ہش

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ء مبارک ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں اسکی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔“

جماعت احمدیہ کرولائی کیرلہ میں
دعوت الی اللہ کے تعلق سے دو دن کا
کیمپ منعقد ہوا۔ اس موقع پر افتتاحی
تقریب کی ایک جھلک

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے
زیر اہتمام مسجد احمدیہ یادگیر میں
وقارِ عمل منعقد کیا گیا۔
اس موقع پر لی گئی تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے
ارکان احمدیہ قبرستان میں وقارِ عمل
میں مصروف

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے
زیر اہتمام ایک تربیتی
اجلاس کے موقع پر لی گئی تصویر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 29، فتح 1389 ہش۔دسمبر 2010ء شمارہ 12

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

عطاء المجیب لونؔ

نائبین

عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : سید اعجاز احمد

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس

mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن	2
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ اداریہ	5
☆ نظم	6
☆ سیرت حضرت مسیح موعودؑ اہل بیت سے آپؑ کی محبت (قسط 2 آخری)	7
☆ جلسہ سالانہ کے ثمرات	10
☆ دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں	14
☆ جماعت احمدیہ البانیہ کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ	17
☆ رپورٹ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	20
☆ سُود خوار بَنیا	22
☆ تحریک جدید کا سالِ نو اور احباب جماعت سے ضروری گذارش	24
☆ توحید از روئے کتب سماوی	25
☆ حاصلِ مطالعہ	28
☆ اعلاناتِ دُعا	30
☆ خلاصہ سالانہ رپورٹ مجلس اطفال احمدیہ بھارت	33
☆ ملکی رپورٹیں	39

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک 150 روپے   بیرون ملک : 40 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 15 روپے

اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :

Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(آل عمران:103-104)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار رہو۔ (لَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو جاؤ کیونکہ موت تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کبھی بھی زندگی کے کسی حصہ میں بھی اسلام کو نہیں چھوڑنا تاکہ جب بھی تمہیں موت آئے اسلام پر ہی آئے۔) اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اسنے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہوگئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

کلام الامام المھدی علیہ السلام

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی"

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حربوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر 1891ء ہے آئندہ اگر ہمارے زندگی میں 27/دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جلّشانہٗ کوشش کی جائے گی اور اس رُوحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقّت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 302 تا 304)

ازافاضات سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احباب جماعت، جب جلسے پر آئیں تو اس مقصد کو لے کر آئیں کہ انہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے

''ان جلسوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد اپنی قائم کردہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا تھا۔ ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے والا بنانا تھا۔ ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا تھا۔ پس اس مقصد کے لئے آپؑ نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا اور آپؑ نے اس بات پر بڑی گہری نظر رکھی کہ لوگ، احباب جماعت، جب جلسے پر آئیں تو اس مقصد کو لے کر آئیں کہ انہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔

ایک سال آپؑ کو خیال آیا، یہ احساس پیدا ہوا کہ جلسے کا جو مقصد ہے وہ پورا نہیں ہوا، جو لوگ شامل ہوئے ہیں ان میں سے اکثریت یا بعض ایسے تھے جو اس جلسے کو بھی دنیاوی میلہ سمجھ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وجہ سے ایک سال جلسہ منعقد نہیں فرمایا۔ اور یہ اعلان فرمایا کہ میرا مقصد جلسے سے اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا یا اپنی بڑائی ظاہر کروانا نہیں ہے بلکہ مَیں تو چاہتا تھا کہ لوگ خالصتاً لِلّٰہ اس جلسے کے لئے آئیں۔ اور فرمایا کہ گذشتہ سال کے جلسے سے مجھے یہ لگا ہے کہ لوگ اس کو بھی ایک دنیاوی میلہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور یہ بات میرے لئے سخت کراہت والی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اس سال جلسہ نہیں ہوگا۔ اور اس وقت جب ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہوگی تو آپؑ جو اپنی جماعت میں ایک پاک تبدیلی اور پاک نمونے قائم ہوتا دیکھنا چاہتے تھے آپؑ نے اس وقت جب اگلے سال جلسہ منعقد ہوا یا اس سال میں بھی بڑی شدت سے اپنی جماعت کے لئے دعائیں کی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ ان میں روحانیت پیدا کرے ان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور یہ کہ جلسہ میں شامل ہونے والے خالصتاً لِلّٰہ جلسہ میں شامل ہوں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔

پس آج ہم دنیا میں ہر ملک کے جلسے میں، جہاں جہاں جماعت احمدیہ جلسے منعقد کرتی ہے ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش اور فکر اور متضرعانہ اور درد بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے جو آج ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں اور یہ ثمر کھا رہے ہیں، یہ پھل کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ آپؑ کو آپؑ کی قبولیت دعا کے بارے میں خوشخبریاں دیں۔ مثلاً ایک فارسی الہام ہے کہ

دست تو دعائے تو ترحّم زخدا

یعنی تیرے ہاتھ اٹھانے اور تیری دعاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش برستی ہے۔ پھر 1903ء کا ایک الہام اور ہے اور بھی بہت سارے ہیں کہ دُعَاءُ کَ مُسْتَجَابٌ تیری دعا مقبول ہوئی۔

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسلسل دعائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے وعدے ہیں جن کا فیض آج ہم پا رہے ہیں۔ ورنہ اگر انسان دنیاوی نظر سے دیکھے تو بعض ایسے کام ہیں جو ان جلسوں کے دنوں میں ناممکن نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسی آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور ایسی خوش اسلوبی سے ان کی تکمیل کروا دیتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 530-531)

اداریہ:

تعظیم شعائر اللہ

مخلوق خدا میں سے خدا تعالیٰ کو سب سے پیارے جو بندے ہوتے ہیں اُن میں سے انبیاء اللہ کا مقام سب سے اُونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ڈالتا ہے۔ اگرچہ کہ تمام خلقت اللہ تعالیٰ کے عیال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں بھی آتا ہیکہ ''الخلق عیال اللہ''۔ لیکن اس کے باوجود اُس کو سب سے زیادہ پیارا پنے انبیاء اور مرسلین سے ہی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انبیاء کوئی اور مخلوق ہوتے ہیں بلکہ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہیکہ اللہ تعالیٰ کی احکامات کی سب سے زیادہ صحیح رنگ میں پابندی کرنے والے یہی انبیاء علیہم السلام ہی ہوتے ہیں۔

اسی پیار اور محبت کی نظر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے اس پیارے زُمرہ کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز کو "شعائر اللہ" قرار دیتا ہے۔ اوران کی تعظیم و تکریم کی ہدایت فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

"وَمَن يُعَظِّم شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ۔" (سورۃ الحج:۳۳)

یعنی جو شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم کرتا ہے تو یہ بات یقیناً دلوں کے تقوی کی علامت ہے۔

پس واضح ہے کہ انبیاء اور مرسلین کے ساتھ تعلق رکھنے والے وہ مقامات جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقاماتِ مقدسہ ہوتے ہیں جہاں اُن انبیاء پر انوار الٰہی اور برکات الٰہی کا پے در پے نزول ہوتا ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ ''شعائر اللہ'' قرار دیتا ہے ان کی زیارت کرنا اور زیارت کے ساتھ ساتھ اپنے دل میں ان کی تقدیس اور تکریم کو بٹھانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک محبوب عمل ہے اور یقیناً اس کے بدلے میں وہ وافر جزاء بھی عطا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت قادیان کی بستی میں ہوئی اور اِسی بستی میں اللہ تعالیٰ نے اُن پر اپنے الہامات نازل فرمائے، مقدس کشوف و رؤیا عطا فرمائے، بے شمار نشانات دکھائے، انوار و برکات کا نزول فرمایا اور اپنے پیار اور شفقت کی بارشیں آپ پر برسائیں۔ اسی بناء پر ہم احمدی اس یقین پر قائم ہیں کہ قادیان کی بستی کا چپہ چپہ مہبطِ انوارِ الٰہی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے سال بھر اور خصوصاً ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں احمدی قادیان آتے ہیں اور جہاں وہ اور رُوحانی مائدہ سے فیضیاب ہوتے ہیں وہاں ان مہبطِ انوار مقامات کی زیارت بھی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مربوط برکات و فیوض کو سمیٹ کر جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ ان شاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا اور ہمیشہ قائم رہنا چاہئے۔ جن احمدی احباب کی اس طرف کم توجہ ہے اُن کو اس بارے میں فکر کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ کم از کم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وہ قادیان آئیں اور اُس بستی میں رہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس قدم پڑے ہیں جس کی فضاؤں میں آپ علیہ السلام نے متبرک سانسیں لی ہیں اور جہاں قدم قدم پر آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت و شفقت اور ورحمت ورأفت کے نظارے دکھائے ہیں۔ اس بستی کے بابرکت اور مقدس مقامات بھی یقیناً شعائر اللہ ہیں جن کی تعظیم کرنا ہمارا فرض بھی ہے اور ہماری ذمہ داری بھی۔ (عطاء المجیب لون)

جلسہ سالانہ

(جمیل الرحمان)

جیسے برسات کی پہلی بارش کرے
شاخ دل پر گل وصل جاناں کھلے
رنگ آواز دیں خواب، خوشبو بنے
جیسے سوئی ہوئی زندگی جاگ اٹھے
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض و ایمان کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں ہم چلے آئے ہیں
کس مسیحا نفس کے یہ مہمان ہیں
ان گنت جسم اور یک جان ہیں
دم بخود ہے زمیں کیسے انسان ہیں
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض و ایمان کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں ہم چلے آئے ہیں
تین دن یہ الوہی نظاروں کے ہیں
چاند کے گرد رقصاں ستاروں کے ہیں
سجدہ گاہوں کی زندگی بہاروں کے ہیں
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض و ایمان کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں ہم چلے آئے ہیں
جیسے گونجے لہو میں کہیں حرفِ کُن

سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے کی دھن
جیسے ہر سانس گاتی ہو مولیٰ کے گن
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض و ایماں کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں ہم چلے آئے ہیں
ایک آواز سے پھوٹتی زندگی
مشعل امن و امید کی روشنی
دیکھنے پھر محبت کی جادوگری
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض و ایمان کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں ہم چلے آئے ہیں
وقت کے فیصلے کے نشاں دیکھ لیں
کس نے دی بحر و بر میں اذاں دیکھ لیں
آگئے ہیں کہاں سے کہاں دیکھ لیں
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض و ایمان کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں ہم چلے آئے ہیں

☆☆☆

☆

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہلِ بیت سے آپؑ کی محبت

تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶–۲۷–۲۸ دسمبر ۲۰۰۹

......﴿از مولانا محمد کریم الدین شاہد ناظم ارشاد وقفِ جدید قادیان﴾......

قسط: دوم آخری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں عشقِ رسولؐ کے کمال کی وجہ سے ہر غیر معمولی اظہارِ محبت کے موقعہ پر یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش! یہ الفاظ بھی میری زبان سے نکلتے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی مسجد جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپؑ کی آنکھوں سے لگاتار آنسوؤں کی جھڑی لگی تھی۔ اُس وقت آپؑ کے ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سُنا تو آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسّانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی اَے خدا کے پیارے رسولؐ! تُو میری آنکھ کی پُتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مَرے، مجھے تو صرف تیری ہی مَوت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِس طرح روتے ہوئے دیکھا تو مَیں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صَدمہ پہنچا ہے؟ تو حضورؑ نے فرمایا: مَیں اِس وقت حسّانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ ''کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔''!

اِسی جذبۂ عشقِ رسول کا لازمی نتیجہ تھا کہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کرنے والوں کو آپ بالکل برداشت نہیں کرتے تھے اور ایسے مواقع پر اپنی غَیرت کا برملا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ ایسے ہی مخالفین میں سے آریہ سماج کے ایک لیڈر پنڈت لیکھرام بھی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گندے سے گندے دلآزار اعتراض کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُن کے دندان شکن جواب دیا کرتے تھے جو بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا اور مباہلہ کے نتیجہ میں حضورؑ کی صداقت کا نشان بن کر اِس دُنیا سے رخصت ہوئے۔ اُن کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی سفر میں ایک سٹیشن پر گاڑی کا انتظار فرما رہے تھے کہ پنڈت لیکھرام کا بھی اُدھر سے گذر ہوگیا۔ اور یہ معلوم کر کے کہ حضرت مسیح موعودؑ اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں پنڈت جی دُنیاداروں کے رنگ میں آپؑ کے سامنے آئے۔ آپؑ اُس وقت نماز کی تیاری میں وضو فرما رہے تھے پنڈت لیکھرام نے آپؑ کے سامنے آکر ہندوانہ طریق پر سلام کیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گویا کہ دیکھا ہی نہیں۔ اس پر پنڈت جی نے دوسرے رُخ سے ہو کر پھر دوسری دفعہ سلام کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر بھی خاموش رہے۔ جب پنڈت جی مایوس ہو کر لوٹ گئے تو کسی نے یہ خیال کر کے کہ شاید حضورؑ نے پنڈت لیکھرام کا سلام سُنا نہیں ہوگا حضورؑ سے عرض کیا کہ پنڈت لیکھرام آئے تھے اور سلام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی غیرت کے ساتھ فرمایا کہ:-

''ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے!!'' (سیرۃ المہدی)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی بیوی سے بڑے صاحبزادے تھے اور حضورؑ کی وفات تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی بعد ازاں خلافتِ ثانیہ کے دَور میں جماعت میں شامل ہوئے اُن کا بیان ہے کہ :

”ایک بات مَیں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سُرخ ہو جاتا تھا اور غُصّے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق مَیں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اس بات کو بار بار دُہرایا۔“ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عشقِ رسولؐ کی خاطر جس غیرت اور فدائیت کا اظہار فرمایا ہے اس کی نظیر موجودہ زمانے میں کہیں نظر نہیں آتی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں :-

”عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اِس دجل کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دُکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اِس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں، میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پُتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مُرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو اِن ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اَے میرے آسمانی آقا! تُو ہم پر اپنی رحمت اور نُصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس اِبتلاءِ عظیم سے نجات بخش۔“ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرات ایسے سچے عاشقِ رسولؐ، اسلام کے فدائی اور غلبۂ اسلام کے مجاہدِ اعظم کو ختمِ نبوت کا منکر قرار دے کر متوازی اور بالمقابل نبوّت کا دعویٰ کرنے والا مشہور کرنا مخالف مولویوں کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے جس سے وہ عام مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف طوفانِ بے تمیزی برپا کرتے رہتے ہیں۔

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ فرماتے ہیں کہ ؎

دِگر اُستاد را نامے ندانم ...... ☆ ...... کہ خواندم در دبستانِ محمد

مَیں تو کسی اَور اُستاد کو جانتا ہی نہیں کیونکہ مَیں نے جو کچھ بھی پڑھا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ ہی سے پڑھا ہے۔ مَیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ شاگرد ہوں۔ اور فرمایا ؎

اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ ...... ☆ ...... یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

اَے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم! میری جانب رحمت و شفقت کی نظر فرمائیے۔ مَیں تو آپؐ کا حقیر ترین غُلام ہوں۔ اور فرمایا ؎

ایں چشمہ رواں کہ بخلقِ خدا دہم ... ☆ ... یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

یعنی معارف کا یہ جاری چشمہ جو مَیں مخلوقِ خدا کو دے رہا ہوں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

پس متوازی اور بالمقابل نبوّت کا دعویٰ تو دُور کی بات ہے، آپؑ تو برملا یہ اظہار فرمارہے ہیں کہ میرا تو کچھ بھی نہیں ہے جو کچھ ہے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اِس تعلق سے آپ اپنا حلفیہ بیان دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

''مَیں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسمٰعیل سے اور اسحٰقؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہؤا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور سب سے زیادہ پاک وحی نازل کی، ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہؤا ہے۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اس بناء پر مَیں اُمّتی بھی ہُوں اور نبی بھی اور میری نبوّت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ایک ظلّ ہے۔'' (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ۲۴-۲۵)

اِسی طرح آپؑ فرماتے ہیں :-

''یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے مِلا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دُنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔'' (چشمۂ مسیحی صفحہ۲۳)

محترم سامعین ! مَیں اپنی تقریر کے آخر میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک جامع نوٹ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ اور شمائلِ حسنہ کے بارے میں ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔آپ فرماتے ہیں :-

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت رؤف و رحیم تھے۔سخی تھے۔مہمان نواز تھے۔اَشجع الناس تھے۔ابتلاؤں کے وقت جبکہ لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپؑ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔عفو، چشم پوشی ،فیّاضی، خاکساری ، وفاداری ، سادگی، عشقِ الٰہی، محبتِ رسولؐ، ادب بزرگانِ دین ایفاءِ عہد ،حُسنِ معاشرت ، وقار ، غیرت ، ہمّت ، اُولوالعزمی، خوش رُوئی اور کشادہ پیشانی آپؑ کے ممتاز اخلاق تھے ......مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُس وقت دیکھا جب مَیں دو برس کا بچہ تھا پھر آپؑ میری اِن آنکھوں سے اُس وقت غائب ہوئے جب مَیں ستائیس ۲۷ سال کا جوان تھا مگر مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں نے آپؑ سے بہتر آپ سے زیادہ خوش اخلاق ،آپ سے زیادہ نیک ،آپ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا ،آپ سے زیادہ اللہ اور رسولؐ کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔آپ ایک نُور تھے جو انسانوں کے لئے دُنیا پر ظاہر ہُوا۔اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خُشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اُسے شاداب کرگئی۔'' (سیرۃ المہدی حصہ سوم، آخری روایت)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى مُطَاعِهٖ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

جلسہ سالانہ کے ثمرات

(از:- محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ، کینیڈا)

جلسہ سالانہ اجتماعی ذکر الٰہی کا ایک روح پرور اور وجد آفریں نمونہ پیش کرتا ہے۔ رات کے پچھلے پہر کی رحمت بار فضاؤں میں دسمبر کی شدید سردی میں فرزانے اپنے گرم بستر چھوڑ کر کم عمر بچوں کو ساتھ لے کر نماز تہجد کے لئے مساجد کی طرف رواں ہو جاتے ہیں۔ قرآنی دعاؤں اور درود و سلام کی دھیمی دھیمی آوازیں تیز تیز اٹھتے ہوئے قدموں کی آواز کے ساتھ مل کر عجب سماں پیدا کرتی ہیں۔ فرشتے نور کی بارش برساتے ہیں۔ نماز کے لئے بلاوے کی دلکش آوازوں کی گونج سے بستی میں آسمان کی وسعتوں تک تموج پیدا ہوتا ہے۔ امام وقت کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ مساجد میں درس القرآن کا دور چلتا ہے۔ تقاریر کے روحانی مائدے ہر طرف ہر لحظہ ذکر الٰہی اور ذکر رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منور ہوتے ہیں۔ تین دن کا روحانی ریفریشر کورس لقائے الٰہی کے حصول کی راہوں کو روشن کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں مگر اتنی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔'' (رسالہ ''المصلح'' کراچی، یکم جنوری ۱۹۵۵)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہمارے ہی لئے خوشخبری ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو جماعت ذکر الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہے اسے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں وہ اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کے گرد آ جاتے ہیں۔ اللہ کی رحمت ان خوش نصیبوں پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

جماعت احمدیہ کی روحانیت اور تقویٰ کے معیار میں بلندی کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ ان گنت برکات کا حامل ہے۔ سب سے بڑا ثمر مامور من اللہ کی دعائیں ہیں۔ مامور خدائی حکم کے ماتحت مانگتا ہے اور جو دعائیں خدائی حکم کے ماتحت مانگی جائیں وہ پہلے سے مقبول ہوتی ہیں اور متبعین کو فائز المرام کر دیتی ہیں۔ نسلاً بعد نسلٍ اپنی آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے فدائیان احمدیت اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہیں جو بیج بوئے گئے آج سدا بہار باغ کی طرح ثمر دار ہیں۔ جماعت کی تدریجی ترقی اسی فانی فی اللہ کی دعاؤں کا معجزہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی اور اختتامی دعا کے علاوہ بھی بہت سے مل کر دعا کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ لاکھوں کے مجمع میں کوئی دین کی ترقی کوئی عاقبت کی خیر کوئی بچوں کی کامیابی کوئی بیماروں کی صحت، کوئی اولاد، کوئی دیگر مشکلات کے لئے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری دعائیں مل کر عرش پر جاتی ہیں تو دعائیں سننے والا خدا تعالیٰ قبولیت کے در کھول دیتا ہے پھر ان مانگنے والوں کی الگ الگ دعا ہر ایک کے حق میں قبول ہو جاتی ہے......

جلسہ سالانہ کے ایام میں جو دعائیں کی جاتی ہیں ان سے زندہ احباب ہی فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ فیضان کی یہ جاری و ساری نہر وفات یافتگان کو بھی سیراب کرتی اور ان کی بلندی درجات کا باعث بنتی ہے۔ جلسوں میں معمولاً دوران سال وفات پانے والوں کے لئے دعا ہوتی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں غیر معمولی دعاؤں کے سیلاب کا بہاؤ رہتا ہے۔ افراد روزانہ ان مقابر کی زیارت اور دعا کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔ ان کے السلام علیکم یا اہل القبور میں ہر وفات یافتہ بلا تخصیص شامل ہوتا ہے۔ قبرستانوں میں جاتے رہنے کا ارشاد ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان اور ربوہ پُر درد دُعاؤں سے مہکتا رہتا ہے۔ فضائیں کسی اور ہی پُر سکون جہاں کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ یہی کشش کشاں کشاں زائرین کا ہجوم مجتمع رکھتی ہے۔ لوگ دوران سال وفات پانے والوں کے اعزاء و اقارب سے مل کر ان کا دکھ بانٹتے ہیں اور دیگر مسائل کے حل میں مدد

دیتے ہیں۔

باہمی تعارف، میل ملاقات، خلاملا، علیک سلیک اور دید سے ایک نیا جہاں پیدا ہو رہا ہے جس کی بنیاد ٹھیٹھ دینی اصولوں پر استوار ہیں۔ تفرقوں عناد اور نفرتوں کی وجوہات اپنی موت آپ مرنے لگتی ہیں۔

احمدیت کی چھاپ مشرق کے احمدی پر بھی ویسی ہی نظر آتی ہے جیسی مغرب کے احمدی پر یا شمال کے احمدی پر اور جنوب کے احمدی پر نظر آتی ہے۔ امتیازات کا رُخ تقویٰ کی طرف مُڑ گیا ہے۔ چشم تصور میں آنے والے ایک رنگ دینی معاشرت کی جھلک جلسہ ہائے سالانہ پر دیکھ سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے۔ ہر ملک میں پہنچ کر ان کو عملی نمونہ دکھانا مشکل کام ہے۔ جلسہ سالانہ کی شکل میں ایسا انتظام ہو گیا کہ شکل میں زمین کے کناروں سے احباب اپنے اپنے ملکی لباس اور شکل و شباہت کے ساتھ مرکز میں آئیں اور بچشم خود دیکھیں کہ الٰہی جماعتیں کیسی ہوتی ہیں۔ پھر یہ طیور اُڑ کر واپس اپنے مساکن میں جائیں تو ایسی خوشبو ساتھ لے جائیں جو ان کے ماحول کو معطر کرتی رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ (سورۃ الرّعد : 42:13)

مختلف نسلوں، رنگوں، قومیتوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے افراد یکجا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی محبت کے سائے میں یک رنگ یک جہت معاشرہ جنم لیتا ہے۔ پُرانے تربیت یافتہ افراد نوواردان کی تربیت کرتے ہیں۔ آغوش احمدیت میں ایک سی اقدار نمو پاتی ہیں اور جماعت روحانی لحاظ سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط و مستحکم ہوتی رہتی ہے۔ نئے سماجی تعلقات جنم لیتے ہیں نئے رشتے ناطے استوار ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر تعداد میں نکاح، شادیاں اور بیاہ برکات کا نیا باب کھولتی ہیں۔

سالانہ اجتماع مستقبل میں جہاں گیری کی تربیت مہیا کرتا ہے۔ نونہالان جماعت پختہ عمر تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ نئے نئے تجربات سے گزرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ملتے ہیں جن کے کارناموں کے متعلق کبھی سنا پڑھا ہوتا ہے۔ فراہمی آب و دانہ میں چھوٹی چھوٹی خدمات مستقبل کے جہاں بانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فرشتہ صفت بزرگ اور ننھے فرشتے دعائیں دینے اور دعائیں لینے سے ہمہ وقت رو بہ خدا رہتے ہیں۔

مراکز سلسلہ کی ترقی اور اہل مراکز کی تربیت میں جلسے اہم کردار ادا کرتے ہیں، اہل مراکز در و دیوار اور دِل و دِل وا کئے مقدور بھر اہتمام کے ساتھ مہمانان جلسہ کی مدارت کے لئے چشم براہ رہتے ہیں۔ بستر لحاف چادر کی تیاری ہو یا دالیں مصالحے جمع کئے جا رہے ہوں مکانوں میں گنجائش نکالی جا رہی ہو مقصد صرف مہمانوں کو آرام دینا ہوتا ہے کیونکہ میزبان اور مہمان دونو مسیح کے حوالے سے محترم ہوتے جاتے ہیں۔ مہمانان مسیح موعود علیہ السلام کو خود تکلیف اُٹھا کر، کچھ آرام پہنچانا عین راحت محسوس ہوتا ہے جس کے گھر زیادہ مہمان ٹھہرے ہوں وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے اور جس گھر میں نہ ٹھہریں اسے شدید کوفت ہوتی ہے۔ اہل مراکز کی شہری حقوق کے شعور کی تربیت ہوتی ہے۔ گلی محلوں کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا کام نوجوان ذوق وشوق سے کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر رضا کارانہ کام کرنے کی اتنی وسیع مثال روئے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی۔ عام ماحول میں خوشگوار تبدیلی ظاہر کرنے لگتی ہے کہ مرکز میں کوئی پُر وقار تقریب ہونے والی ہے۔ اونٹوں، ٹرالیوں اور ریڑھوں پر پرالی قیام گاہوں پر پہنچائی جاتی ہے۔ چکیاں مسلسل آٹا پیستی ہیں۔ ایک طرف مسیح کے لنگر خانوں میں تیاری ہوتی ہے دوسری طرف علمائے کرام شبانہ روز بہترین علمی مضامین کی تیاری میں مگن نئے سے نئے زاویوں سے دلائل کھوجتے ہیں۔ بازاروں کی چہل پہل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایسے مقامات جہاں سیاحوں کی کثرت سے آمد و رفت ہو بڑے بڑے تجارتی مراکز بن جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کا ایک ثمر یہ بھی ہے کہ مہمانان گرامی کی آمد سے ملک کی اشیاء سے اہل مرکز کا اور ملکی مصنوعات کا بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں سے تعارف ہوتا ہے جس سے ملک کا نام روشن ہوتا ہے۔ بازاروں کا ماحول عام دنیاوی بازاروں سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔

دیانتداری توکل اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے۔ ہر عمر کے خریداروں کی ٹولیاں خاص طور پر ایسی چیزوں کی طرف لپکتی ہیں جنہیں وہ جلسہ سالانہ کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں اور دوست احباب کو تحفہ دے سکیں۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر کتب سلسلہ کی نشر واشاعت خرید وفروخت کا کام بھی عروج پر ہوتا ہے۔ صرف اسی ایک پہلو سے بھی جائزہ ازدیادایمان کا باعث ہوسکتا ہے۔ ایک جلسہ سالانہ میں طے ہوا تھا کہ اشاعت دین کے لئے ایک مطبع جاری کیا جائے جس کے لئے لوگ حسب استطاعت بخوشی چندہ دیں۔ 92 دوستوں نے ساڑھے پانچ پیسے سے دس روپے تک ماہوار چندہ لکھوایا جو کل ملا کر ایک مہینے میں 70 روپے دو آنے چار پائی بنتا تھا۔ یہ ابتدا تھی جس کی تدریجا ترقی کا عالم یہ ہے کہ کئی جدید پریس جماعت کی مطبوعات شائع کر رہے ہیں۔

جلسہ کے دوسرے دن کی تقریر میں جن مطبوعات کا تعارف کروایا جاتا ہے عام طور پر وہ کتابیں زیادہ اشتیاق سے خریدی جاتی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعت کے اخبار ورسائل کے لئے چندے جمع کروائے جاتے ہیں۔ ثمرات کے ذکر میں علوم وایمان میں ترقی اور دین کے مستقبل کو سنوارنے کی تدابیر بہت اہم ہیں۔ جید علماء کی تقاریر سے فیض رسانی، ہستی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ بعض احمدی احباب جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ تقاریر کے توسط سے میدان مناظرہ ومباحثہ میں اپنے مقابل کو چاروں شانے چت کرانے کے مشاق ہو جاتے ہیں۔ امام وقت کی زبانی ترقی کا سال بہ سال جائزہ حمد و ذکر کے ساتھ مقابلے کی روح پیدا کرتا ہے نو واردان خود کو مضبوط زمین پر مہربان آسمان کے سائے تلے محسوس کرتے ہیں۔ ایسے مجاہدین کو تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھانا ہے ان کے لئے جلسہ سالانہ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ میں لے کر آتے ہیں۔ اس طرح وہ براہِ راست علماء سلسلہ احمدیہ سے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر مدلل جامع ومانع تقاریر سنتے ہیں۔ ہر احمدی شخص عالم اور فصیح الزبان نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ اپنا فریضہ دعوت الی اللہ مہمانوں کو لا کر کما حقہ پورا کر سکتا ہے۔ کرۂ ارض پر زمین کا کوئی حصہ اگر ایسا موجود ہے جسے صحیح اور مثالی دینی معاشرہ کہا جاسکے تو وہ بلاشبہ احمدیت کے مراکز ہیں۔ مشاہدہ کرنا ہو تو جلسہ سالانہ پر آ کر مہمانوں کو شب تنور گزارتے اور دعوت شیراز کھاتے دیکھ لیں گے۔ سادگی، درویشی، فقر اور فرزانگی کی اس سے بہتر مثال کہیں اور نہیں ملے گی۔ جلسہ ہر مرتبے کے احمدی کے لئے صرف بنیادی ضروریات کے ساتھ زندگی گزارنے کی مشق کراتا ہے۔ تکلفات سے اجتناب کی عملی تربیت دیتا ہے جس سے روح کا ضعف کمزوری اور کسل دور ہو کر ایک حالت انقطاع پیدا ہوتی ہے۔ اس دنیا کی لذات کو چھوڑ کر اخروی زندگی کی تیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ روحانی قوت کی ایسی بیٹری ہے جو ہر سال نئے تعلق کی بجلی سے چارج ہو کر احباب جماعت کی ترقی کے سامان کرتی ہے۔ جلسہ کا کسی وجہ سے انعقاد نہ ہوسکنا اس رو میں تعطل کی بجائے اضافی قوت عطا کرتا ہے۔ 1893ء کو جلسہ کے التواء سے حضورؑ نے جماعت کے لئے زیادہ دعائیں کیں۔ الٰہی جماعت پر آزمائشوں کے کئی دَور آئے۔ اگر جلسہ نہ ہوا تو دل کا کرب دعاؤں میں ڈھل گیا۔ انفرادی طور پر اگر کوئی شخص جلسہ پر شامل نہ ہوسکا تو آہوں اشکوں اور اور دعاؤں کی فریاد آسمان گیر ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت کے شوق میں سو طرح کی آزمائشوں سے گزرنے کی انفرادی داستانیں یکجا کر لی جائیں تو اخلاص وقربانی کا بحر زخار دکھائی دے گا۔ کہیں نوکری آڑے آئی تو استعفیٰ دے دیا کوئی بیمار ہے تو شافی خدا پر توکل کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ نان شبینہ کے محتاج نے بھی پیٹ کاٹ کر سفر خرچ جمع کیا مگر ابراہیمی طیور کی پرواز جاری رہی۔ جلسہ کی بندش بھی بے ثمر نہیں رہی۔ ایک در بند ہوا تو ہزار در کھل گئے۔ ایک ہی بحر ایمان کی شاخیں آسمانی پانی سے جگہ جگہ نمو پانے لگیں۔ قریہ قریہ ملک ملک جلسے ہونے لگے اگر ہر جلسے کی حاضری کو یکجا کیا جائے تو کئی گنا بڑھ جائے۔ اک سے ہزار اور وہ بھی بابرگ و بار یہ سب محض فضل خداوندی ہے۔ ازدیاد ایمان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے یہ

وعدہ سب اہل جماعت کے ساتھ ہے۔

میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔ (تذکرہ، صفحہ ۵۵۵)

محبت کرنے کا سلیقہ یہ ہے کہ کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ وقت کے منشاء احکامات کی روح کو سمجھ کر عمل کیا جائے تا کہ الٰہی مدد شامل حال رہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

”الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہوسکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والی قوم کی پشت پر آجاتا ہے اور اس کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی۔ ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہوجاتا ہے۔“

(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ ۵۱۰)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ کی جملہ برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے جو متضرعانہ دعائیں کی ہیں وہ سب ہمارے حق میں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

(ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا جون ۲۰۱۰ء)

☆☆☆
☆

جلسہ سالانہ پر نہ آنے والوں پر
اظہار افسوس

دسمبر ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت اظہار افسوس کیا اور فرمایا :-

ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہوسکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں۔

پھر فرمایا :-

جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہوجائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔ (ملفوظات جلد اوّل، صفحہ ۴۵۵)

دعوۃ الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں

(صدیق اشرف علی-موگرال، کیرلہ)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بشارت (سپین) میں خطبہ جمعہ پڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں ''جماعت کی تبلیغ کا کام کوئی چند سال کا یا دو چار دس سال کا کام نہیں ہے۔ یہ تو ہمیشہ جاری رہنا ہے۔ پس جہاں فوری طور پر ہنگامی بنیادوں پر تبلیغ کے پروگرام بنیں وہاں لمبے عرصہ پر حاوی اور گہری سوچ بچار کے بعد وسیع پروگرام بھی بنائیں تبھی ہم تبلیغ کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ پس اس کے لئے ہمیں خالص ہوکر کوشش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اپنی زندگیوں کو تقویٰ سے بھرنا ہوگا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹/اپریل ۲۰۱۰ء اخبار بدر ۱۷/ جون ۲۰۱۰ء)

دعوۃ الی اللہ حکمِ الٰہی اور سنت انبیاء ہے اور سنتِ سید الانبیاء ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی یہی سنت ہے۔

اسلام کی سربلندی اور احمدیت کی ترقی اور کامیابی دعوۃ الی اللہ سے وابستہ ہے۔ دعوۃ الی اللہ کی اہمیت اور اسکی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں چند باتیں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

(۱) قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ دعوۃ الی اللہ خدا تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ایک مسلمان کا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُدعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ (سورہ نحل آیت: ۱۲۶)

یعنی اپنے رب کے رستہ پر لوگوں کو بڑے پیارے اور عمدہ رنگ میں دعوت دو اور حکمت اور عقل سے کام لو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی دعوت الی اللہ کے اس عظیم کام کی بجا آوری میں صرف کردی اور کسی مشکل کی پرواہ کئے بغیر اپنی ذمہ داریوں کو بڑے احسن رنگ میں پورا فرمایا۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ساری زندگی اس پر کاربند رہے اور اپنے صحابہ کرام میں اس جذبہ کو قائم فرمایا۔ آپکے خلفائے کرام نے ہمیشہ دعوۃ الی اللہ پر بہت زور دیا اور اس پر خاص توجہ دی اور جماعت کو بار بار اس کی تلقین کرتے رہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذمہ بھی یہی کام لگایا تھا۔ یہی کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ بھی لگایا گیا اور یہی کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ لگایا گیا کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔'' (خطبہ جمعہ ۹/اپریل ۲۰۱۰ء)

(۳) احمدیت کا مستقبل اور مضبوطی دعوۃ الی اللہ سے بندھا ہوا ہے اور نہ ہی اس کے بغیر معاشرہ کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ یعنی دعوۃ الی اللہ یعنی تبلیغ سے بڑھکر کون سی بات اچھی ہوسکتی ہے۔ اور ساتھ ہی دعوت دینے والوں کا عمل بھی اچھا ہو۔ پس جو شخص دوسروں کو سچے دین کی طرف بلائے گا اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اسکے اپنے اعمال بھی اچھے ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس کے عمل اچھے نہیں ہوں گے۔ وہ کیوں کر دوسروں کو اپنے دین کی طرف بلاسکتا ہے۔

(۴) انبیاء کرام کی تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ ان کی ساری زندگی اس عظیم الشان کام میں گذری اور آخری دم تک اس میں لگے رہے اور اس کے لئے ہر مشکل کو اپنایا۔ چنانچہ قرآن میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنے رب کو مخاطب ہوکر فرماتے ہیں ''اے خدا میں نے اپنی قوم کو دن کو بھی دعوت دی اور رات کو بھی دعوت دی۔ میں نے اعلانیہ کھلے طور پر تبلیغ کی اور پرائیوٹ رنگ میں بھی تبلیغ کی۔'' (سورہ نوح آیت: ۶) اس سے پتہ لگتا ہے ہمیں بھی دعوۃ الی اللہ کے لئے ہر تدبیر کو اپنانا چاہیئے پبلک جلسہ ہو یا پرائیویٹ تبلیغ ہو کسی بھی طریق کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔

(۵) ایک جگہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم دعوۃ الی اللہ

کروتو سب سے عمدہ طریق اختیار کرو یعنی تبلیغ کرتے ہوئے احسن دلیل پیش کرو نہایت نرمی اور اچھے رنگ میں تبلیغ کرو۔ ایسے رنگ میں دعوۃ الی اللہ ہونا چاہیئے اور تمہاری بات میں ایسا خلوص اور درد ہونا چاہیئے کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا دوست بن جائے۔ (سورہ ۴۱ آیت ۳۵) حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''غصہ میں آنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اپنی مجلسوں میں، باتوں میں نرمی اختیار کرو۔ دنیا پر ثابت کرو کہ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کو پھیلنے کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں یہ تو وہ نور ہے جو ہر سعید فطرت کے دل کو روشن کرتا چلا جاتا ہے یہ تو وہ اعلیٰ تعلیم ہے جو اخلاقی معیاروں کو بڑھاتی چلی جاتی ہے۔''

(۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ جب آپکے ذمہ نبوت کا کام سپرد ہوا تو آپ ایک لمحہ کے لئے بھی دعوۃ الی اللہ سے رکے نہ رہے ایک مرتبہ آپ نے سارے مکہ کے لوگوں کو جمع کیا اور ایک پارٹی دی اور پارٹی کے بعد انکو تبلیغ کی آپؐ دشمن ابولہب نے لوگوں کو بھڑکایا اور لوگ جلد چلے گئے اس موقعہ پر حضرت علیؓ نے آپکو مشورہ دیا کہ پہلے لوگوں کو بلا کر تبلیغ کیا جائے پھر پارٹی دی جائے یہ طریق کامیاب رہا۔

(۷) جب مکہ والوں نے آپکی تبلیغ پر دھیان دینا چھوڑ دیا تو آپ نے مکہ سے کچھ دور طائف کا سفر اختیار کیا۔ وہاں کے لوگوں کو تبلیغ کرنا شروع کیا۔ مگر وہاں کے لوگوں نے بھی آپکی بہت مخالفت کی۔ آپ پر پتھر برسائے۔ اور شرارتی بچوں کو بھی آپکے پیچھے لگایا۔ یہاں تک کہ آپکا سارا مبارک بدن سر سے پاؤں تک لہولہان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر آپ کہیں تو ان دو پہاڑوں کو ان شریروں کے اوپر گرا دیتے ہیں۔ مگر ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللّٰھم اِھدی قومی اِنّھم لایعلمون۔ یعنی اے میرے خدا تو ان لوگوں کو سزا دینے کے بجائے ان کو ہدایت دے دے۔ کیونکہ انہوں میرے خلاف جو کچھ کیا وہ اس لئے کیا کہ کیوں کہ وہ نہیں جانتے تھے۔

(۸) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے دنوں میں مدینہ سے آنے والے لوگوں کو مکہ کے مشرکوں سے چھپ چھپا کر ایک الگ جگہ جا کر انکو تبلیغ کی۔ اس طرح مدینہ سے آنے والے وفود کو اسلام کی تبلیغ پہنچانے کے لئے آپ نے تین سال چھپ چھپ کر تبلیغ کا کام کیا۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک طریق ہے۔

(۹) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں بلا کر تبلیغ کی اور اُن سے ان کی انجیل کے حوالہ سے بات کی ان کے سامنے عقلی دلائل پیش فرمائے۔ ان کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت بھی دی۔

(۱۰) قرآن کریم دوسری قوموں کو تبلیغ کرنے کے طریق بھی ہمیں سمجھاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم تبلیغ کرو تو لوگوں کو ان سچائیوں کی طرف بلاؤ جو تم میں اور مخاطب قوم میں مشترک اور ایک ہیں۔ سورۃ ال عمران آیت ۵۶ میں ہے اے اھل کتاب آؤ ہم اس بات میں ایک ہو جائیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔

(۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت کے کئی بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور انکو اسلام کی دعوت دی کہتے ہیں کہ آج تک ان میں سے بعض خط محفوظ ہیں۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دو تین بادشاہوں کو تبلیغی خطوط بھجوائے جسمیں برطانیہ کی عیسائی رانی بھی شامل ہے۔ ہمیں بھی موقعہ کے مطابق منتخب اور باا ثر لوگوں تک تبلیغ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ان بڑے لوگوں کے ذریعہ ان کے زیر اثر لوگوں تک تبلیغ پہنچ جاتی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''بڑی بڑی کتابیں دینے کی ضرورت نہیں ہے دو ورقہ شائع کریں بلکہ ایک ورقہ ہی جس میں مختصر الفاظ میں احمدیت کا تعارف ہو اور ایم.ٹی.اے. ویب سائٹ وغیرہ کا پتہ ہو دلچسپی لینے والے پھر خود ہی توجہ کرتے ہیں اسی طرح جہاں جہاں بھی احمدی رہتے ہیں اپنے

علاقہ کے بڑے اور مشہور لوگوں سے رابطے کریں۔(خطبہ جمعہ ۹/اپریل ۲۰۱۰ء)

(۱۲) دعوۃ الی اللہ کے کام کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھنا ضروری ہے۔ اسکے لئے مندرجہ ذیل بعض باتوں کی طرف دھیان دینا لازمی ہے۔ جو یہ ہیں:-

(۱) پہلی ذمہ داری دعا ہے۔ ہم خدا سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعوۃ الی اللہ کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق دے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں علم عطا کرے اور ہمیں دعوۃ الی اللہ کے شیریں پھل عطا فرمائے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

’’پس دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ اور آپکی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے جسے اللہ چاہے گا جو سعید فطرت ہیں۔ انہیں ہدایت ملے گی۔ آپ کا کام تبلیغ کرنا اور دعائیں کرنا وہ کرتے رہیں۔ تو ہم کسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ہر کوشش کو ضرور پھل لگے گا۔ آپ کا کام اتمام حجت کرنا ہے۔ وہ کریں اور پھر دعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بھی پردہ پوشی فرمائے۔ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرمائے اور ہماری کوششوں کو قبول کرے۔ یہ دعائیں ہیں جو ہمیں کرنی چاہئیں۔ اگر ہماری کوششیں صحیح رنگ میں ہوں گی تو باقی کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ پس کوشش اور دعا کا جو اُسوۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اُسے ہمیں اختیار کرنا ہوگا۔‘‘

(۲) دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ دعوۃ الی اللہ کے کام کے لئے ہم اپنے علم کو بڑھائیں۔ اس کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

(۳) تبلیغ کا کوئی موقعہ miss نہ ہونے دیں اور ہر ایک کو تبلیغ کریں۔

(۴) لوگوں کے مزاج کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان کے مزاج کے مطابق بات کریں۔

(۵) جس کو تبلیغ کی جائے اسکو Followup کیا جائے۔

(۶) زیادہ تر اپنے ہم پیشہ لوگوں میں تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ جو زیادہ مؤثر ہے۔

(۷) سب سے بڑی تبلیغ یہ بھی ہے کہ ہم دوسرے اخباروں سے رابطہ قائم کریں اور اس میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں۔ کیونکہ کہ آج میڈیا ہی سب سے بڑی طاقت اور تبلیغ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

(۸) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں دئے اپنے خطبات میں ہمیں موجودہ زمانے کے ہر سائنسی ذرائع کو تبلیغ اسلام کی راہ میں حکمت اور عمدگی سے روزمؤثر رنگ میں استعمال کرنے کی نصیحت فرماءء ہے۔ ایسا ہی آپ نے ۲۵/اکتوبر ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں ویب سائٹ کو بھی دعوت الی اللہ کے کام میں لانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

(۹) ہر داعی الی اللہ کو اپنی تبلیغ کو ثمر آور بنانے کے لئے اپنے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی تبلیغ کی کامیابی کے لئے دعا کے لئے خط لکھتے رہنا چاہیئے۔

محمود کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

☆☆☆☆☆☆☆

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

جماعت احمدیہ مسلمہ البانیہ کے تیسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے لئے خصوصی پیغام

مرتبہ شاہد احمد بٹ مبلغ سلسلہ البانیہ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کو مورخہ ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار کو جماعتی روایات کے مطابق اپنا تیسرا جلسہ سالانہ ''دارالفلاح'' مشن ہاؤس، ترانہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کیلئے تمام امور کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جب کہ جلسہ کی تیاری کا جائزہ لینے کیلئے منتظمین کے ساتھ وقتاً فوقتاً میٹنگ کی جاتی رہی۔ جلسہ کی تشہیر کیلئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کر کے افراد جماعت کے ذریعہ زیر رابطہ افراد تک پہنچایا گیا۔ شعبہ رجسٹریشن کے تحت تمام شارکین جلسہ کو کارڈ تقسیم کئے گئے۔ امسال تاریخ احمدیت اور نظام خلافت کے متعلق تصاویر پر مشتمل ایک خوبصورت نمائش کے انعقاد کے علاوہ حضرت امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق قرآن و حدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا جو خاص طور پر حاضرین جلسہ کی توجہ کا مرکز رہا۔ علاوہ ازیں البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم پر مشتمل ایک بک اسٹال کا بھی انعقاد کیا گیا۔ امسال جلسہ میں ہمسایہ ممالک کوسووا اور مقدونیا سے تشریف لائے ہوئے وفود کے علاوہ محترم عبد اللہ واگزہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم عیسیٰ رُستمی صاحب صدر جماعت کوسووا اور مرم محمد زکریا خان صاحب آف سویڈن نے بھی شرکت کی۔ نیز ایم ٹی اے جرمن کے نمائندہ نے جلسہ کی تمام کاروائی ریکارڈ کیا۔

جلسہ کا آغاز مورخہ ۱۰/اکتوبر کو نماز تہجد سے ہوا۔ ٹھیک دس بجے جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر صاحب جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم صمد احمد غوری صاحب مبلغ سلسلہ البانیہ نے سورۃ النور کی آیات ۳۶ تا ۴۱ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا جبکہ عزیز بیکم بلجی (Bekim Blci) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت عربی قصیدہ کے اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پیش کیا جو حضور انور نے ازراہِ شفقت احباب جماعت البانیہ کے نام تحریر فرمایا تھا۔ پیغام کا متن درج ذیل ہے :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ ھوالناصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ البانیہ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ البانیہ اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی برکت سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

البانیہ کی جماعت خدا کے فضل سے نئے احمدیوں پر مشتمل ہے۔ اللہ آپ سب کو ثباتِ قدم دے اور اخلاص اور تقویٰ میں ترقی دے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیا کو چھوڑ کر اس زمانہ کے امام کی آواز پر لبیک کہا ہے اور اس کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ کے لئے میرا پیغام ہے کہ اپنے ایمانوں میں ترقی کریں۔ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔ مومن کی قرآن کریم نے یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ ایمان پر مضبوطی سے قائم ہونے کے بعد اس کی ترقی کے لئے نمازوں پر قائم ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کیلئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ ایمان ایک بیج ہے اس کی آبیاری کیلئے نماز روحانی پانی کے طور پر ہے۔ یہ دین کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے کیلئے اہم

ذریعہ ہے۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

''اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق اور حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہیں تو نمازوں پر کاربند ہو جائیں اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن ہو جائیں۔ (ملفوظات جلد ا،صفحہ ۱۷۰)

دوسری اہم چیز جو ہر احمدی کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ دین کا علم سیکھے۔اسلام کے بنیادی عقائد کا ہر احمدی کو علم ہونا چاہئے اور اس کے لئے سب سے بہترین اور اعلیٰ ذریعہ قرآن کریم کا ہے۔اس علم قرآن کریم سے ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ علوم کا سرچشمہ ہے۔اس لئے ہر احمدی کو قرآن کریم ناظرہ سیکھنا چاہئے اور روزانہ اس کی تلاوت کرنی چاہئے۔ پھر اس کا ترجمہ سیکھے اور اس کے معانی پر غور کرے۔اس سے اس کو قرآن کریم کی تعلیمات کا علم ہوگا۔پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب ہیں۔ان کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ اصل علمِ قرآن حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ سے ہی حاصل ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور تعلیمات کا علم اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو ہی عطا کیا گیا ہے۔پھر ایک اہم امر ہے تبلیغ ،جس نُور سے آپ منور ہوئے ہیں اُس سے ہمسایوں اور ساتھیوں اور عزیزوں کو بھی منور کرنے کیلئے سعی اور کوشش کریں۔جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ قرآن کریم کا علم سیکھیں کیونکہ جب آپ قرآنی تعلیم سے آراستہ ہوں گے تو تبھی آپ دنیا کو بھی اس کی تعلیمات سے آگاہ کرسکیں گے۔تبھی آپ دنیا کا مقابلہ کرسکیں گے ۔اس وقت اسلام اور بانی اسلام کے خلاف بہت گند پھیلایا جارہا ہے۔آپ نے اس کا مقابلہ کرنا ہے اور اسلام کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلانا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔اللہ آپ کے ساتھ ہو۔آپ کو ایمان اور اخلاص میں بڑھائے۔اللہ جماعت احمدیہ البانیہ کو ترقیات عطا کرے۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے معاً بعد مکرم بیار رامائے صاحب نے ''گناہ سے نجات کیوں کر حاصل ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق کس طرح قائم ہو'' کے عنوان پر ایک اہم تقریر کی جس میں موصوف نے قرآن و احادیث اور تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روشنی میں مختلف اُمور کی نشاندہی کی جو انسان کی روحانی و اخلاقی حالت پر بداثر ڈالتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی راہ میں رُکاوٹ بنتے ہیں بعد ازاں مہمان مقرر مکرم محمد زکریا خان صاحب آف سویڈن نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت امن کا پیامبر'' کے عنوان پر تاریخِ اسلام کی روشنی میں ایک مدلل تقریر کی۔اپنے مخصوص انداز میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت سے مختلف واقعات پیش کر کے ثابت کیا کہ اسلام نہ صرف امن کا ضامن ہے بلکہ اس کی پرامن تعلیمات بنی نوع انسان میں حقیقی اخوت اور مساوات کی بنیاد ڈالتی ہیں۔ان تقاریر کے بعد ایک مختصر سا وقفہ ہوا جس میں مہمان کرام کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

بعد ازاں مکرم صمد احمد صاحب غوری مبلغ سلسلہ البانیہ نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے نشانات-قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کے عنوان پر ایک مدلل اور جامع تقریر فرمائی۔ موصوف نے آخری زمانہ مین مادّی ترقیات ،مسلمانوں کا تنزل اور دجال کے ظہور کی تفصیلات بیان کیں اور ان پیشگوئیوں کی حقیقت بھی بیان فرمائی۔اس تقریر کے بعد خاکسار نے ''سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام عشق رسولؐ کی روشنی میں'' کے عنوان پر تقریر کی جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور عشق رسول سے سرشار آپ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف واقعات پیش کئے۔اس تقریر کے ساتھ ہی پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا اور مہمانان کرام کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس کا انتظام امسال پہلی مرتبہ مارکیوں میں کیا گیا تھا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا دوسرا اجلاس تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا۔خاکسار نے سورۃ الحشر کی آیات ۱۹ تا ۲۵ کی تلاوت کی

اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم عیسیٰ تُستمی صاحب صدر جماعت احمدیہ کوسووو نے ''اسلام اور امن عالم'' کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے قرآنی آیات کی روشنی میں امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیمات پیش کیں اور موجودہ دَور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس میدان میں کی جارہی عالمی کاوشوں کا ذکر کیا۔ بعد ازاں مکرم اَرْتان شلاکو (Artan Shllaku) صاحب نے ''جماعت مسلمہ احمدیہ - مالی قربانیوں اور خدمتِ انسانیت کے میدان میں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں خدمت انسانیت کی اہمیت واضح کی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا بھر میں ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ماٹو کے ساتھ بلا امتیاز مذہب وملت کی جانے والی بےلوث خدمات کا ذکر کیا۔ موصوف نے جماعت کے ذریعہ کئے جانے والے مالی جہاد کا ذکر کرتے ہوئے مختلف مالی تحریکات کا ذکر کیا کہ کس طرح افرادِ جماعت دعوتِ اسلام کی خاطر عظیم الشان مالی قربانیوں میں مصروف ہیں۔ تقاریر کے بعد سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس منعقد ہوئی جس میں حاضرین جلسہ کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ حاضرین کی طرف سے مختلف موضوعات پر سولات کئے گئے جن کے مدلل جوابات مکرم محمد زکریا خان صاحب نے بیان فرمائے۔

آخر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ موصوف نے دوران سال لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر ہونے والے حملہ کے واقعات کی تفصیل بیان فرمائی اور بتایا کہ کس طرح مظالم اور ابتلاؤں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے عزم و ایمان میں مزید تقویت و مضبوطی پیدا ہوئی ہے۔ موصوف نے بلقان میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کو اپنے عمدہ کردار اور اعلیٰ نمونہ کے ذریعہ سے معاشرہ کے سامنے اسلام کی حقیقی امن پسند تصویر پیش کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ انتہائی بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ امسال جلسہ سالانہ البانیہ کی کل حاضری ۱۰۵؍افراد پر مشتمل تھی جس میں ۴ غیر ممالک سے ۳۴؍افراد نے شرکت کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

Samad Mob:9845828696
XPORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

Prop. Zahir Ahmed M.B
Cell : 94484 22334

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

رپورٹ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

منعقدہ 19-20-21/ اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات 2010ء

(مرتبہ شمیم احمدی غوری سیکرٹری اجتماع کمیٹی)

اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و احسان کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۴۱واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۳۲واں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱/ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو بروز منگل بدھ، جمعرات کو سیدنا حضرت انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں شایان شان طریق سے منعقد کیا گیا۔

اجتماع کے جملہ پروگراموں کا آغاز حسبِ روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو مکرم و محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد محترم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بعنوان ''وقت کا صحیح استعمال'' ایک جامع اور مختصر درس دیا۔ اس کے بعد مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔

دعا کے بعد پروگرام کے مطابق مختلف علمی مقابلہ جات کرائے گئے اور 8.30 بجے مہمانان کرام نے ناشتہ کیا اور اجتماع گاہ میں افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لے آئے۔

افتتاحی تقریب :: محترم ناظر صاحب اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے 9.40 بجے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور دعا کروائی۔ بعد دعا مکرم مرشد احمد صاحب ڈار متعلم جامعہ احمدیہ اور ان کے ساتھیوں نے خدام احمدیت ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس تقریب میں محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اسی طرح سابق صدر صاحبان مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ نیز صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب، مکرم حبیب احمد طارق صاحب صدر اجتماع کمیٹی و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب بھی سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ سے ہوا۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے عہد وفائے خلافت دہرایا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام اور اطفال کا وعدہ دہرایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ ایک نظم محترم مولوی تنویر احمد ناصر صاحب مدرس جامعۃ المبشرین نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم پرویز احمد صاحب ملک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ اطفال نے سالانہ کارگزاری رپورٹ سال 2010 پیش کی۔ بعد ازاں ایک ترانہ مکرم ہاشم احمد صاحب اور مکرم کے راشد احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور آپ نے حضور انور کے پیغام پر خصوصی طور پر تمام خدام و اطفال کو عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔ اس تقریب میں ایک کتابچہ کا اجراء محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے فرمایا۔ یہ کتابچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 21 مئی 2008ء کے خطاب برموقع خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر مشتمل ہے جس کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے افادہ عام کے لئے شائع کیا ہے۔

افتتاحی تقریب کے بعد اجتماع گاہ میں مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مہمانان کرام نے کھانا تناول کیا اور تین بجے سے احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد جملہ مہمانان کرام نے کھانا تناول کیا۔ اس کے بعد اجتماع میں پروگرام

کے مطابق مختلف علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

دوسرا دن :: دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز نماز فجر سے ہوا ۔درس محترم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے دیا۔اس کے بعد مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ناشتہ کے بعد اجتماع گاہ میں نماز ظہر وعصر تک مختلف علمی مقابلہ جات ہوتے رہے۔نمازوں کے بعد مہمانان کرام نے کھانا تناول کیا۔تین بجے دوپہر سے احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد 8.30 بجے رات کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں خصوصی نشست Talk Show بعنوان :

HOW TO USE MODERN TECHNOLOGY IN TABLIGH

منعقد کی گئی ۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ بھارت کے فری ٹول نمبر 18001802131 اور جماعت احمدیہ بھارت کی ویب سائٹ alislam.co.in کا تعارف کروایا گیا اور ایک پمفلٹ Man in search of peace کا اجراء کیا گیا۔آخر پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دعا کروائی۔

آخری روز :: اجتماع کے آخری روز کے پروگرام کا آغاز نماز فجر سے ہوا ۔نماز کے بعد محرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے درس دیا۔اس کے بعد مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ناشتہ کے بعد بھی پروگرام کے مطابق احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ کروائے گئے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد مہمانان کے علاوہ قادیان کے جملہ خدام واطفال کے بھی کھانے کا انتظام مجلس کی طرف سے کیا گیا تھا۔اسی طرح اس موقعہ پر ہر سہ انجمنوں کے ناظر صاحبان، ناظمین اور وکلاء اور درویشان کرام کی بھی دعوت کی گئی۔کھانے کے بعد نماز مغرب وعشاء تک احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات کے فائنل کروائے گئے۔

اختتامی تقریب :: نماز مغرب وعشاء کے معاً بعد اجتماع گاہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت قادیان کی زیر صدارت اس اجتماع کی اختتامی تقریب وتقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔

تلاوت قرآن مجید عہد اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب فرمایا۔بعدۂ صدرِ اجلاس نے خطاب فرمایا۔اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئی۔آخر پر دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہندوستان کے کل 21 صوبہ جات سے بشمول قادیان 2381 خدام واطفال نے شرکت کی۔اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔موسم بھی تینوں دن خوشگوار رہا۔الحمدللہ۔

مختلف شعبہ جات کی مختصر رپورٹ ::

اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی غرض سے ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کی طرز پر مختلف شعبہ جات بنائے گئے۔اور اجتماع سے قبل ہی دوبارہ اجتماع کی میٹنگ بلائی گئی۔

شعبہ علمی مقابلہ جات :: اس شعبہ کے تحت اجتماع کے تینوں دن خدام واطفال کے مختلف علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔اللہ کے فضل سے خدام واطفال نے ذوق وشوق سے تمام مقابلہ جات میں شرکت کی۔

شعبہ ورزشی مقابلہ جات :: شعبہ ہٰذا کے تحت خدام و اطفال کے مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔اللہ کے فضل سے تمام مقابلہ جات نہایت حسن وخوبی کے ساتھ منعقد ہوئے۔

حاضری ونگرانی :: اس شعبہ کے تحت اجتماع سے قبل تمام نائبین ومعاونین کی فہرست تیار کی گئی اور اجتماع گاہ میں خدام واطفال کی حاضری کا بھی انتظام کیا گیا۔

شعبہ رہائش :: اس شعبہ کے تحت جملہ مہمان خدام واطفال کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔خدام واطفال نے مہمانوں کے قیام کے لئے تین رہائش گاہوں کا انتظام کیا۔سرائے وسیم، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بیسمنٹ مسجد اقصیٰ۔

شعبہ رجسٹریشن :: اس شعبہ کے تحت بیرون مجالس سے آنے والے جملہ خدام واطفال کی رجسٹریشن کی گئی۔

شعبہ بک اسٹال :: ہر سال کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقع پر جماعتی کتب کا ایک بک اسٹال لگایا گیا۔اس میں -/12000 روپے کی کتب فروخت کی گئی۔

تیار طعام :: اس شعبہ کے تحت اجتماع کے تینوں دن جملہ مہمانان خدام و اطفال کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا جبکہ اجتماع کے آخری روز قادیان کے جملہ خدام و اطفال کے لئے مجلس کی طرف دوپہر کا کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

شعبہ خدمت خلق و نظم و ضبط :: اس شعبہ کے تحت اجتماع کے مبارک ایام میں محلّہ احمدیہ، گیٹ دارالمسیح ، گیٹ بہشتی مقبرہ، اجتماع گاہ لجنہ اماء اللہ اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور صدر صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ خدام نے بڑی مستعدی کے ساتھ ڈیوٹی دی۔

شعبہ صفائی و آب رسانی :: اس شعبہ کے تحت اجتماع کے دنوں میں اجتماع گاہ، رہائش گاہوں اور احمدیہ گراؤنڈ اور محلّہ احمدیہ میں صفائی کا بہترین انتظام کیا گیا۔

شعبہ ویڈیو کوریج و فوٹو گرافی :: اس شعبہ کے تحت اجتماع کے جملہ پروگراموں کی ویڈیو کوریج کی گئی اور تصاویر لی گئیں۔اس کی ایک سی ڈی تیار کی گئی ہے۔

شعبہ تیاری اجتماع گاہ :: شعبہ ہٰذا کے تحت اجتماع سے قبل ہی ایک شاندار پنڈال اجتماع کے جملہ پروگراموں کے لئے تیار کیا گیا۔ اجتماع گاہ میں تقریباً ایک ہزار سے زائد کرسیاں لگائی گئی تھیں اور سٹیج بھی بہت خوبصورت تیار کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اجتماع غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دُوررس مثبت نتائج برآمد فرمائے۔آمین

سُود خوار بَنیا

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

برطانوی سرکار کے 32-1930 کے دَور کی کہانی ہے جبکہ پنجاب میں نہروں کے جاری ہونے سے پہلے پرانی لوکل آبادی میں کہیں کہیں بستیاں، چھوٹے چھوٹے گاؤں کی شکل میں موجود تھیں۔ان بستیوں میں چھوٹے چھوٹے ساہوکار سُودی کاروبار کیا کرتے تھے۔

ضلع جھنگ کے ایک گاؤں کا ایک بنیا اپنے گاؤں اور ضلع لائلپور کے گاؤں میں سُودی کاروبار کیا کرتا تھا۔وہ کاشتکاروں کی حیثیت کے مطابق دس سے تیس روپے تک ایک پیسہ فی روپیہ ماہانہ کی شرح سے قرضہ دیا کرتا تھا۔

کہاوت ہے کہ : ’’مُول سے بیاج پیارا‘‘

بنیا مقروض کسانوں سے اصل زر کی بجائے سب سے پہلے سُود وصول کیا کرتا تھا اور اصل رقم جُوں کی تُوں قائم رہتی تھی۔

ایک کاشتکار سے سُود بھی ادا نہ ہوسکا۔یہ کاشتکار ضلع لائلپور کے گاؤں کا رہنے والا تھا۔جبکہ سُود خوار بنیا دریا کے اس پار جھنگ کے ایک گاؤں کا رہائشی تھا۔

جب اصل زر اور سُود کی مجموعی رقم اس حد تک پہنچ گئی کہ جو کاشتکار کی ادائیگی کی طاقت سے بالا تھی تب بنیا اپنی بہی، کھاتہ وغیرہ کاغذات لے کر اپنے مقروض کاشتکار کے گاؤں اس کے گھر پہنچ گیا۔

دانا لوگ کہتے ہیں کہ :

’’قرض دینا آسان ہے مگر وصول کرنا حکمت‘‘

اس فارمولے پر عمل کرتے ہوئے سُود خوار بنئے نے عمل کیا۔نہایت ہوشیاری سے سادہ لوح کاشتکار سے اس کی روزی کمانے کا واحد ذریعہ بیل بھینسے ہلدھر کی جوڑی قرضہ میں وصول کرلی۔کاشتکار کو کل قرضہ کی رقم کی وصولی کی رسید دے دی۔بہی کھاتہ میں بھی کل رقم کی وصولی کا اندراج کردیا۔ کاروائی مکمل ہوگئی۔

''بنیا کا دل باغ باغ کسان کے گھر میں ماتم وغم''

دوسرا منظر: بنئے نے کمال ہوشیاری سے کاشتکار کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ بنئے کے ساتھ ہلدھر کی جوڑی بہی کھاتہ وغیرہ لے کر بنئے کو اس کے گاؤں دریا پار پہنچا دے۔

چنانچہ بعد دوپہر کاشتکار ہل چلانے والی جوڑی وغیرہ لے کر بنئے کے ساتھ چل دیا۔ دریا کے قریب پہنچ کر کسان نے بنئے سے پل کے ذریعہ دریا پار کرنے پر زور دیا، مگر بنئے نے چار پیسے بچانے کی خاطر بیل و بھینسے کی دم پکڑ کر دریا تیر کر عبور کرنے پر ضد کی۔ چنانچہ کاشتکار نے بیل کی دم پکڑ کر دریا پار کرنے کا تہیہ کر لیا اور بھینسا بنئے کے لئے دے دیا۔ پُل کے نچلے بہاؤ میں پانی کے اندر بہت گہرا گڑھا تھا جس میں کوئی خونخوار آبی جانور رہتا تھا۔ یہ جانتے ہوئے بھی بنئے نے دریا کو تیر کر پار کرنے کا خطرہ مول لیا تاکہ پل پر سے گذرنے کا ایک پیسہ فی نگ (کس) ٹیک (چار پیسے) سے بچ سکے۔

کسان نے بیل اور بنئے نے بھینے کی دم پکڑی اور دریا میں پار جانے کیلئے تیرنے لگے۔ بنئے نے بہی کھاتہ اور کاغذات کسان کے سپرد کر دیئے تھے۔ کسان نے بیل کی دم مضبوطی سے پکڑ لی اسے چھانٹا سے مارتا ہوا دریا کے دوسرے کنارے کے قریب پہنچ گیا۔

لیکن بھینسا پانی میں مست تھا۔ اتنے میں بنیا چلاّیا مجھے بچاؤ میرے دونوں پاؤں کسی بلا (آبی جانور) نے پکڑ لئے ہیں۔ پھر لگاتار چلاّ تا رہا۔ اب پنڈلیوں تک جکڑ لیا ہے اب گھٹنوں تک پکڑ لیا ہے۔ کاشتکار کنارے پہنچ گیا اور بنئے کو کہتا گیا کہ بھینسے کی دم مضبوطی سے پکڑے رہو اسے ڈنڈے سے مارو ادھر بنیا چلاّتا رہا کہ بَلا نے مجھے ران تک جکڑ لیا ہے اور آخر بار چلایا کہ جانور نے مجھے کمر تک منہ میں ڈال لیا ہے۔

اتنے میں وہ آبی خونخوار جانور نمودار ہوا جس نے کمر تک بنئے کو اپنے جبڑوں میں دبا رکھا تھا۔ وہ دہشت ناک جانور کالے رنگ کا تھا۔ اس کی سُرخ آنکھیں تھیں جو روٹی پکانے والے توے کے برابر چوڑی تھیں۔ ہاتھی جیسا کالا جسم تھا۔ اس نے بنئے کو ایک جھٹکا دیا اور اسے منہ میں جکڑے پانی کے اندر گھس گیا۔ بنئے کی جیون لیلا ختم ہوگئی۔ بھینسا بھی کنارے آ لگا۔

کسان نے بیل بھینسے کو ایک رسی میں باندھا بنئے کی بہی کھاتہ وغیرہ کاغذات سنبھال کر پل پار کیا اور شام سے پہلے اپنے گھر سلامت پہنچ گیا۔ کاشتکار نے بنئے کے بہی کھاتے اور دیگر کاغذات نظرِ آتش کر دیئے اس طرح دیگر مقروض بھی قرضہ سے نجات پا گئے۔

آنکھوں دیکھا حال:

یہ عبرت آموز کہانی میرے مہربان دوست محمد صدیق صاحب جوہان المتخلص غالبؔ نے ۱۹۳۵ء میں سنائی۔ جبکہ وہ ان ایام میں جھنگ و لائلپور کے ان دیہات میں پھیری کے ذریعہ تجارت کیا کرتے تھے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حصارِ حفظ و اماں میں ہے ''کُلَّ مَنْ فِی الدَّار''

یہ ہم سے ہو نہ سکا مصلحت نباہ رکھنا
سجن سے پیار، عدُو سے بھی رسم و راہ رکھنا
ترا جمال نگاہوں میں آ کے یوں ٹھہرا
کہ پھر گوارا نہ تھا اور کسی سے چاہ رکھنا
رُخِ سحر کی تمنّا میں دل پہ کیا گزری
ستارۂ شبِ ہجراں کو تم گواہ رکھنا
دیارِ حُسن کی چاہت بکھر نہ جائے کہیں
یہ آرزو دلِ ناداں میں بے پناہ رکھنا
شبِ گمان جو آئے رہِ مسافرِ دل
دیئے یقیں کے اندھیروں میں گاہ گاہ رکھنا
ہمیں بھی صحنِ چمن میں ہے جستجوئے بہار
ہمارے نام بھی شامل یہ اِک گناہ رکھنا
حصارِ حفظ و اماں میں ہے ''کُلَّ مَنْ فِی الدَّار''
ہمیں ضرور نہیں اسلحہ و سپاہ رکھنا
سلگتے ذہنوں سے اٹھنے لگا ہے پھر سے دھواں
''امن کا پیام اور اِک حرفِ انتباہ'' رکھنا

(ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔ مورو گورو۔ تنزانیہ)

تحریک جدید کا سال نو اور

احباب جماعت بھارت سے ایک ضروری گزارش

اللہ کرے آپ مع افراد جماعت بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں۔ آمین۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 5.11.2010 میں تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز فرمادیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور انور نے قرآنی آیات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ مومن کا خرچ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہی ہوتا ہے اور ایک مومن کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیا کیا خرچ کرسکتا ہے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو کہ عملی طور پر دن رات قربانی دے رہی ہے اور اپنے اموال ونفوس صدق دلی اور خلوص سے خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کی وارث رہی ہے۔ حضور انور نے جماعت کے ان مخلصین کی خدا تعالیٰ کی راہ میں بے مثال قربانی کا ذکر فرمایا جنہوں نے بہت کم مال اپنے ضرورت کیلئے رکھا اور باقی سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ تحریک جدید کے ۷۷ ویں سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا اور پوزیشن کے لحاظ سے بھارت کی چھٹی پوزیشن کا ذکر فرمایا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل گزشتہ سال کی ساتویں پوزیشن سے ایک قدم آگے ہے۔ حضور انور نے اپنے ایک اور مکتوب میں بھارت کی اس پروگریس پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے اسی طرح محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے بھی جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی کاوشوں کو سراہا ہے۔ الحمد للہ آپ سب کی قربانیوں سے ہمارا مجموعی لحاظ سے ایک قدم آگے بڑھا ہے اور انشاء اللہ آپ سب کی مالی قربانیوں سے ہمارا قدم اور آگے بڑھے گا اس عزم کے ساتھ خاکسار آپ کی خدمت میں نہایت دردمندانہ طور پر گزارش کرنا چاہتا ہے کہ اب جبکہ نئے سال کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے (یکم نومبر تا ۳۱/ اکتوبر ۲۰۱۱) آپ اپنے گزشتہ وعدہ کو پہلے سے بہت بڑھا کر لکھوائیں۔ نیا بجٹ بننا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور نے اس نئے سال میں چندہ تحریک جدید کے وعدہ جات کا ٹارگیٹ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپئے مقرر فرمایا ہے۔ اور شاملین (چندہ دہندگان) کی تعداد کا ٹارگیٹ ایک لاکھ پچاس ہزار مقرر فرمایا ہے۔ اس تعلق سے قبل ازیں آپ کو محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان کا سرکلر بھی مل چکا ہوگا۔ غرضیکہ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس بار ہم نے اپنی چندہ تحریک جدید کی مالی قربانی کو ہر صورت میں پہلے سے بہت آگے لے جانا ہے اور کم از کم 35 فیصد کا اضافہ لازمی اپنے وعدوں میں کرنا ہے تب جا کر ہمارے نئے ٹارگیٹ پورے ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب اس کو پورا کریں گے۔ بس آپ کے پُرخلوص تعاون کی ضرورت ہے۔

اُمید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید سے فوری ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے۔ جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں پر وہ بے شمار فضل اور رحمتیں کرتا ہے۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان بھارت)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

توحید
ازروئے کتب سماوی

طاہر احمد گلبر گی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

جب بھی انسان اس دنیا میں آیا اور اس نے نظام ارضی وسماوی کو دیکھا تو ضرور بالضرور اس کے مُہنہ سے نکلا کہ اس کو پیدا کرنے والا کوئی نہ کوئی ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ سارے نظام اپنے اپنے مدار کے اندر گردش کرتے ہیں نہ رات دن سے آگے نکلتا ہے اور نہ ہی چاند سورج سے آگے نکلتا ہے۔ اگر ان امور پر نظر ڈالی جائے تو دل سے بے ساختہ یہ آواز نکلے گی

مَنْ خَالِقُ الْاَرْضِ وَ السَّمَآءِ

کہ آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا کون ہے

خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو اس دنیا میں بھیج کر سب سے پہلے اسی بات کا حکم دیتا ہے کہ تمام لوگوں کو توحید پر جمع کرو اور اسکے بعد ہی اس زمانہ کے مطابق احکام دیئے جاتے ہیں۔ دنیا کی مختلف مذہبی کتابیں توحید کی تعلیم دیتی ہیں جب ہم قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو توحید کے متعلق ہم متعدد آیات پاتے ہیں :

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ :

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الاخلاص)

تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔

سورۃُ الحشر کے آخری رکوع میں بار بار اس بات کی تاکید کی ہے :

ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (سورۃُ الحشر:۲۳)

خدا تعالیٰ کے وجود پر اتنی گواہیوں اور تاکید کے بعد بھی کچھ دہریہ قسم کے لوگ اس طرح سوال کرتے ہیں کہ اگر کوئی خدا موجود ہے تو وہ ہمیں نظر کیوں نہیں آتا؟

اس کا جواب یوں ہے کہ ایک محدود چیز محدود چیز کا ہی احاطہ کر سکتی ہے۔ ایک محدود چیز غیر محدود چیز کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ خدا ایک غیر محدود چیز ہے اور ہماری آنکھیں محدود ہیں اس کی ایک اور مثال یوں ہے ہم اپنی آنکھوں سے سمندر کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

اسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ میں فرماتے ہیں :-

’’ہائے افسوس یہ نادان نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو مخفی در مخفی اور غیب در غیب اور وراء الوراء ہے اور کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کر سکتی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارُ (انعام:۱۰۴) یعنی بصارتیں اور بصیرتیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ ان کے انتہاء کو جانتا ہے اور اُن پر غالب ہے۔

جب ہم قرآن مجید کے علاوہ یہود اور نصاریٰ کی کتب پر نظر ڈالتے ہیں تو انکی کتب میں بھی توحید کو اور خدائے واحد کے تصور کو پاتے ہیں مگر اب وہ لوگ اس نامِ خدا اور لفظِ توحید سے بہت دُور ہو گئے ہیں اور عیسائی لوگ اس حد تک بڑھ گئے کہ وہ خدا کی ذات گرامی میں کسی اور کو بھی شریک کرنے لگ گئے ہیں

اس کے علاوہ جب ہم حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ان کی فطرت میں توحید بچپن سے تھی۔ آپؑ کے والد کی وفات کے بعد ان کے چچا نے ان کو بُت بیچنے کیلئے دوکان میں رکھا اور یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک دن ایک امیر بوڑھا بُت خریدنے آیا اور ایک بُت خرید لیا اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اے بوڑھے شخص کیا تو اس چیز سے مانگے گا جس کو میرے چچا نے چند دن قبل ہی بنایا ہے اس پر وہ بوڑھا شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ جب اس واقعہ کی خبر ان کے چچا کو ہوئی تو وہ ناراض ہو گئے مگر جو شخص صرف اور صرف توحید کے قیام کے لئے مامور تھا اور اس کے لئے خدا نے آگ کو بھی یہ حکم دیا کہ :

یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ (الانبیاء: ۷۰)

یعنی اے وہ آگ جو توحید کے معاملہ میں حضرت ابراہیم کے راستہ

میں آڑے آرہی ہے ٹھنڈی ہو جا۔

تمام انبیاء کرام نے اپنے افعال اور اقوال سے ہمیشہ صرف اور صرف توحید کی تعلیم دی ہے۔

کتاب مقدس میں توحید :

عیسائیوں کی مذہبی کتاب انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۴۴ میں صاف صاف طور پر خدائے واحد کے لفظ پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

''تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے کیونکر ایمان لا سکتے ہو۔''

اب دیکھو کیسی ہی صاف بات ہے کہ عیسائیوں کی تعلیم میں خدائے واحد کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مگر اب عیسائی لوگ دنیا کے سامنے تثلیث کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ ہے :

''ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔''

(یوحنا باب ۷ آیت ۳ مطبوعہ لندن ۱۹۵۶)

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں توحید :

اگر ہم ہندو مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب اور ہماری زبان اور ہماری کتاب سب سے قدیم ہے اس لئے ہماری تعلیم بھی قیامت تک قائم رہنے والی ہونی چاہئے۔

جب ہم ہندو مذہب کی کتب کا صحیح رنگ میں مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اُن کی کتب میں بھی توحید کو پاتے ہیں۔ مگر آج وہ لوگ توحید کو بھول کر طرح طرح کے شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہندوؤں میں جتنے بھی نبی یا اوتار گذرے ہیں وہ سب لوگ توحید کی تعلیم دیتے رہے ہیں مگر بعد میں آنے والے اس توحید کو بھول گئے۔ ویسے ہندو مذہب کی ابتداء کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحقیق کی اور سناتن دھرم کے متعلق فرمایا۔

''یاد رہے آریہ ورت میں مذہب قدیم جس پر کروڑ ہا انسان پائے جاتے ہیں سناتن دھرم ہے اگرچہ اس مذہب کو عوام نے بگاڑ دیا ہے اور مورتی پوجا دیویوں کی پرستش اور بہت سی مشرکانہ بدعتیں اور اوتاروں کو خدا سمجھنا اس مذہب کا جز ہو گیا ہے لیکن ان چند غلطیوں کو الگ کر کے بہت سی عمدہ باتیں بھی موجود ہیں اس مذہب میں بڑے بڑے رشی منی ہوتے رہے ہیں۔

(نسیم دعوت صفحہ ۲۶)

رامائن میں توحید:

رامائن مصنفہ تلسی داس جی میں بہت سے مقامات میں توحید کا ذکر ہے جیسے :

ویاپک برہم ایک اَوِناشی
ست چیتن گھن آنند راشی
ویاپک برہم اَلکھ اَوِناشی
چائند نِرگُن گُن راشی

ترجمہ :- برہمہ (رب العالمین) ایک ہی ہے جو تباہ ناش نہیں ہوتا بلکہ وہ سچ و برحق ہے وہ زندہ جاوید خدا، بادلوں کی طرح سچے سرور سے بھرپور ہے۔ وہ لطف کا خزانہ ہے، ہر شئے پر محیط ہے۔ (رامائن صفحہ ۴۴-۴۳، بال کانڈ)

اس شلوک میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا ایک ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسکی صفات کا بھی ذکر ہے یعنی وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور قائم و دائم ہے۔

گیتا میں توحید :

ہندوؤں میں اکثر لوگ حضرت کرشنؑ کی پوجا کرتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی مورتیوں اور بتوں کی پوجا ہوتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ انہوں نے اس کتاب کے چند شلوک سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اب حسب توفیق گیتا کے شلوک درج کروں گا۔

ان شلوک میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت کرشن نے کبھی بھی اپنے آپ کو خدا نہیں کہا اور نہ ہی اپنی عبادت کرنے کا کہیں حکم دیا ہے اور نہ ہی کسی

جگہ خدا نے ایسا کہا کہ میں ہر طاقتور اور عجیب الخلقت شئے میں ہوں اس لئے ہر چیز کی پوجا کرو۔ اب گیتا کے شلوک درج کئے جاتے ہیں :-

اَیشورہ سَر وْ بھُوتانام ہردیشے ارجن تشٹھتی
بھَرامیَن سَرْ وْ بھُوتانی ینتر اروڑانی مَایَیَا
(گیتا ادھیائے 18 شلوک 61)

ترجمہ: اَے اَرجن اپنی تمام بھاؤناؤں کے ساتھ اس کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہیں وہ اعلیٰ مقام عطا کرے گا جس سے تم نکالے نہیں جاؤ گے۔

اس شلوک میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر چیز خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اس لئے ہر چیز میں خدا تعالیٰ کا جلوہ نمودار ہوتا ہے۔ چنانچہ جس چیز میں خدا کا جلوہ نمودار ہوتا وہ چیز خدا نہیں ہوتی اس طرح اس بات کو حل کیا جاسکتا ہے کہ ہر چیز خدا کی ہے مگر ہر چیز خدا نہیں ہے۔ اسی شلوک کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہندوؤں کا ایک حصہ شرک میں مبتلا ہو گیا ہے۔

تَمیوشَرڑَنم گچھّ سَرْ وْ بھَاوین بھارت
تَتْ پرَ سَادَاتْ پرَام شَانْتم اِسْتھَانَمْ پرَاپْ سِیَسِی شَاشْوَتَمْ
(گیتا اھیائے ۱۸ شلوک ۶۲)

ترجمہ: اَے اَرجن اپنی تمام بھاؤناؤں کے ساتھ اس کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہیں وہ اعلیٰ مقام عطا کرے گا جس سے تم نکالے نہیں جاؤ گے۔

اس شلوک میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں ملتا کہ کرشن نے اپنی پوجا کا حکم دیا ہو بلکہ کرشن ارجن سے کہتے ہیں کہ تم اپنی تمام تر خواہشات کو چھوڑ کر خدا کی پناہ میں آجاؤ تو وہ تمہیں اعلیٰ مقام پر فائز کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کیلئے ہر زمانہ میں کسی نہ کسی کو بطور ہادی اس دنیا میں مبعوث کیا ہے جیسے یہود کیلئے موسیٰ علیہ السلام اور عیسائی مذہب کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جب دین مکمل ہو گیا اور اب کسی اور شریعت کی ضرورت نہیں رہی تو پھر خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ میں جب لوگ طرح طرح کی گمراہی میں زندگی بسر کر رہے تھے تو خدا نے ہر مذہب میں کسی نہ کسی کے مبعوث ہونے کی خبر دی ہے۔ جیسے ہندوؤں میں حضرت کرشن اور عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ اور مسلمانوں میں امام مہدی وغیرہ کے آنے کی خبر موجود ہے۔

اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آپؑ نے اپنی بعثت کی اصل غرض صرف اور صرف توحید کا قیام بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگاؤں۔ (لیکچر اسلام صفحہ ۴۳)

پس آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توحید پر قائم رہنے اور تمام انسانوں کو توحید پر لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

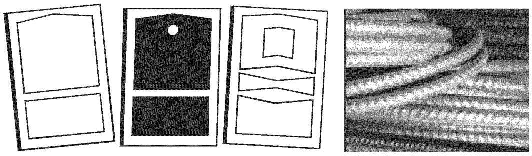

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005

حاصل مطالعہ

(از شیخ مجاہد احمد شاستری)

شری رام چندر جی ہندوستان کی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ ہم حتمی طور پر نہیں جانتے کہ آپ کس سن اور کس جگہ پیدا ہوئے۔ اور اس وقت وہ جگہ معین کون سی ہے۔ لوگوں کی اس بارے میں الگ الگ رائے ہے۔ مگر اتنا حتمی ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کے دل و دماغ میں رام چندر جی سے گہری محبت وعقیدت ہے اور آج بھی وہ اپنے عقیدہ کے مطابق رام چندر جی کے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں تاکہ ہندو خیالات کے مطابق کل یگ کا دور ختم ہو۔ نیچے ایک نظم بعنوان ''میرے رام آؤ'' درج کی جاتی ہے جو ہندو قوم کے ایک راہنما کے انتظار کی عکاسی کرتی ہے۔

میرے رام آؤ

《 دیال چند نارنگ سونی پت 》

بھنور میں پھنسے ہیں کنارے لگاؤ
میرے رام آؤ میرے رام آؤ
ابھی پاپ کا اَنت آیا نہیں ہے
کسی نے ابھی چین پایا نہیں ہے
جلاتے ہیں زندہ یہاں عورتوں کو
بچاؤ بچاؤ بچاؤ بچاؤ
میرے رام آؤ میرے رام آؤ
ہے کشمیر میں رام کا بن بھی سُونا
جسے لوگ جنت کا کہتے نمونہ
جہنم سے بدتر ہوا حال اس کا
جو اجڑے ہوئے ہیں انہیں پھر بساؤ
میرے رام آؤ میرے رام آؤ
یہاں مندروں مسجدوں کو جلاتے
نہ ڈرتے خدا سے نہ ہی خوف کھاتے
یہاں ظلم کا دَور کب تک رہے گا
نہ اب خون کے ہم کو آنسو رلاؤ
میرے رام آؤ میرے رام آؤ
یہاں پر درندوں کا ہے بول بالا
کروڑو کا بنکوں میں ہیں کرتے گھوٹالہ
نکالیں گے پھر دیش کا اب دیوالہ
انہیں دھرم کی راہ پر چلنا سکھاؤ
میرے رام آؤ میرے رام آؤ
ہیں جب تک فلک پہ یہ چاند اور تارے
رہیں گے سدا یاد تیرے نظارے
یہ نارنگ ترستا رہے گا ہمیشہ
اسے بھی تو اپنا ہی جلوہ دکھاؤ
میرے رام آؤ میرے رام آؤ
بھنور میں پھنسے ہیں کنارے لگاؤ

(بحوالہ ہند سماچار جالندھر 12 اکتوبر 2010ء)

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)
FAROOQI ARTS
Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668
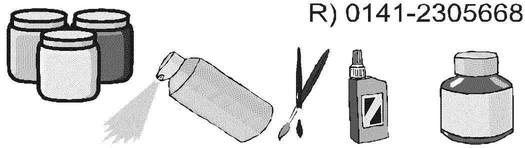
Lucky Enterprises
We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.
597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

Mansoor
✆9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed
✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

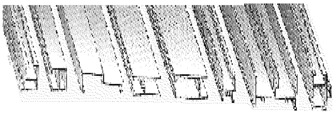

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NAVNEET JEWELLERS

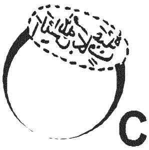

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

اعلانات دُعا

مکرم مطیع اللہ ڈار صاحب آف آسنور کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نعمت اللہ ڈار تجویز فرماتے ہوئے ازراہِ شفقت تحریک وقفِ نو میں شامل فرمانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

نومولود مکرم برہان الدین ڈار آف آسنور کا پوتا اور مکرم عبد المجید بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ ریوٹن کا نواسہ ہے۔

قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں نومولود کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (مینجر مشکوٰۃ)

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30-6-2010 کو پہلے بیٹے سے نوازا جس کا نام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کاشف حسین تجویز فرماتے ہوئے ازراہِ شفقت تحریک وقفِ نو میں شامل فرمانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں عزیز کی صحت وتندرستی، خادم دین بننے اور وقف نو کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جزاکم اللہ۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ یمنا نگر ہریانہ)

مکرم عطاء السلام وانی آف آسنور کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام کرامت النساء تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم رفیق احمد ڈار سیکرٹری جائیداد آسنور کی نواسی اور مکرم عبد الشکور وانی صاحب آسنور کی پوتی ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (مینجر مشکوٰۃ)

مکرم عرفان احمد خان کو اللہ تعالیٰ نے 26.6.10 کو پہلے بچہ سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام سیدنا حضور انور نے فرحان احمد تجویز فرماتے ہوئے تحریک وقف نو میں شامل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ نومولود مکرم انصار اللہ خان آف چک ڈسینڈ کا پوتا اور مکرم راجہ رحمت اللہ خان صاحب مرحوم آف جموں کا نواسہ ہے۔

قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں عزیز کی صحت وتندرستی، خادم دین بننے اور وقف نو کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جزاکم اللہ۔ (مینجر مشکوٰۃ)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation Jewellary Leather & Fancy Bags, School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

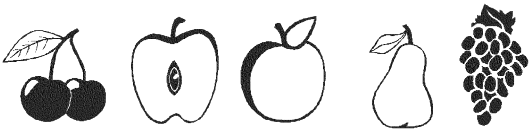

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

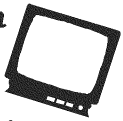

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

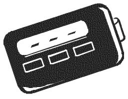

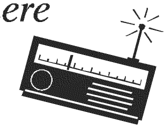

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

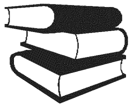

JUMBO
B O O K S

(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)

FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

®

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS

BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Noor-ul-Mubeen
Prop.
Cell : 9886294946, 9902095153

Sara Foot Wear

WHOLESALE & RETAIL

A Complete Family Showroom

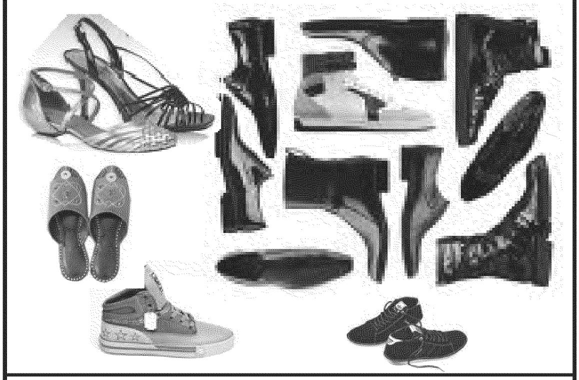

Station Road, Yadgir, Distt. Gulbarga

Cell : 09886083030

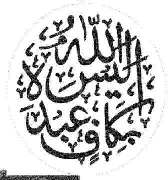

زبیر احمد شحنہ

ZUBER

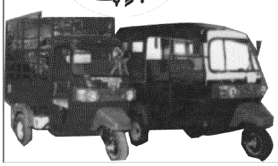

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Ph.: 2769809

MBC **Mustafa** BOOK COMPANY

(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)

Fort Road, Kannur - 1

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

We Build Your Career

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

خلاصہ سالانہ رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

بابت سال 10-2009ء

(از شیخ مجاہد احمد شاستری مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

زندہ قوم کی ترقی وعروج کے لئے اس امر کا موجود ہونا انتہائی ضروری ہے کہ وہ مستقل طور پر جدّ وجہد کی طرف کوشاں رہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے اُسکی ہر نسل نہ صرف اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلے بلکہ نئے نئے سنگِ میل قائم کرتی چلی جائے۔ یہ ایک ایسا زرّیں اصول ہے کہ جو زندگی کے ہر گوشہ اور معاشرہ کے ہر طبقہ میں کارفرما نظر آتا ہے۔ چنانچہ آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے سیّدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعودؓ نے جماعت کی اعلیٰ اقدار اور عظیم الشان ورثہ کو آنے والی نسلوں میں مضبوطی سے راسخ کرنے کے مقصد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا۔ اور اس کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

''وہی قوم زندہ سمجھی جاتی ہے جس کی آنے والی پَود زیادہ عزم والی ہوتی ہے۔ جس کی آنے والی پَود زیادہ قربانی کرنے والی ہوتی ہے۔ اور روحانیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔''

چنانچہ اس سلسلہ میں پیارے آقا سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے نیز لائحہ عمل کے مطابق سارا سال تمام امور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی کوشش کی گئی۔

شعبہ عمومی

مجلس کے کاموں کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی منظوری عنایت فرمائی:

مکرم شمیم احمد غوری صاحب	ایڈیشنل مہتمم اطفال
مکرم مرید احمد صاحب ڈار	نائب مہتمم اطفال وسیکٹری مال
مکرم بشیر الدین صاحب	سیکریٹری عمومی وانچارج دفتر
مکرم اطہر احمد شمیم صاحب	سیکریٹری تعلیم
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب	سیکریٹری تربیت
مکرم نبیل احمد بھٹی صاحب	سیکریٹری تجنید
مکرم نعیم احمد کاشف صاحب	سیکریٹری صنعت وتجارت
مکرم مجیب احمد صاحب	سیکریٹری خدمتِ خلق
مکرم عبدالحئی صاحب	سیکریٹری صحت جسمانی
مکرم سید ظفر اللہ صاحب	سیکریٹری وقارعمل
مکرم عمر عبدالقدیر صاحب	سیکریٹری وقف جدید
مکرم محمد طاہر احمد صاحب	سیکریٹری اشاعت
مکرم نعمان احمد عدیل خادم	ایڈیشنل سیکریٹری اشاعت
مکرم طاہر احمد شمیم صاحب	ایڈیشنل سیکریٹری عمومی
مکرم سید محی الدین صاحب	ایڈیشنل سیکریٹری وقف جدید

اسی طرح مندرجہ ذیل انچارج صاحبان سیکشن صوبہ جات اطفال کی بھی محترم صدر صاحب نے منظوری عطا فرمائی:

مکرم U بشیر احمد صاحب	انچارج کیرالہ سیکشن
مکرم محمود خان صاحب	انچارج اُڑیہ سیکشن
مکرم صغیر احمد صاحب	انچارج ہندی سیکشن

مکرم عطاء المغنی صاحب	انچارج تامل سیکشن
مکرم ضیاء الحق صاحب	انچارج بنگلہ سیکشن
مکرم رضوان احمد صاحب	انچارج اردو سیکشن

چنانچہ سال کے شروع میں ہی مجلس کا ایک لائحہ عمل مرتّب کیا گیا اور پھر جملہ مجالس کو اطفال کی تعلیم اور تربیت کی غرض سے اس لائحہ عمل پر عمل درآمد کرانے کی بھر پور سعی کی جاتی رہی۔

اس شعبہ کے تحت دفتر نے جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت سے بذریعہ خط وکتابت وسرکلر نیز قائدین صوبائی وقائدین مجالس سے رابطہ رکھا۔ اور جن مجالس کا دفتر سے خط وکتابت کا رابطہ نہیں تھا ان کے ساتھ رابطہ بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ اس غرض کے لئے دفتر نے دورانِ سال کل 6 سرکلر روانہ کئے۔

دورانِ سال دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے جملہ مجالس بھارت کو 2073 خطوط وسرکلر روانہ کئے جن میں قائدین علاقائی وصوبائی اور قائدین مجالس وناظمین اطفال کو اطفال کی تعلیم وتربیت کے تعلق سے مختلف پروگراموں پر عمل درآمد کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

دورانِ سال اس شعبہ کے تحت 660 مجالس نے ماہانہ کارگذاری رپورٹ بھجوائی جن میں سے قابل ذکر مجالس یہ ہیں:

قادیان۔ رشی نگر۔ آسنور۔ حیدرآباد۔ کالیکٹ۔ یادگیر۔ بڑاھانو۔ راج کھنڈ۔ گوڑا اسلام پور۔ جوران کاندی۔ ابراہیم پور۔ کھوڑی بونا۔ کوتھا پلی۔ کندھیرو۔ اسرانہ۔ کیرتنیاپاڑا۔ ونکٹ کٹائی پالم۔ منجیشوری۔ مڑھا۔ کورنی پاڑا۔ یاری پورہ۔ ہریانہ پونگا۔ میلا پالم۔ نرگاؤں۔ محمود آباد۔ کھجوریاپاڑا۔ بھام۔ اڈہ ملی۔ کالکولم۔ کسناو۔ وڈمان۔ باتھو۔ کرولائی۔ کالیکٹ ہیں۔

شعبہ تجنید

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک بھر سے 436 مجالس سے تجنید فارم موصول ہوئے۔ جس کے مطابق اطفال کی کل تعداد 4196 ہے۔ جب کہ 660 مجالس نے دفتر کے ساتھ کسی نہ کسی طرح رابطہ رکھا۔

شعبہ اشاعت

امسال اس شعبہ کے تحت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت نے 13 مختلف پمفلٹس شائع کئے۔ نیز مجلس کی طرف سے بانی مجلس حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی پاکیزہ سیرت پر مشتمل کتابچہ بعنوان 'اخلاق محمود' شائع کیا جا رہا ہے۔

شعبہ تربیت

مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ نئی نسل کو اسلاف کے اخلاق و اقدار پر قائم کیا جائے اور انکے دلوں میں بچپن سے ہی حقیقی اسلامی قدروں کو راسخ کیا جائے۔ چنانچہ امسال اس شعبہ کی طرف سے موسمی تعطیلات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے مقصد سے پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلہ میں مقررہ نصاب پہلے سے ہی تمام مجالس کو بذریعہ سرکلر بھجوایا گیا تھا۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق ان کلاسز کا انعقاد کرنے والی چند نمایاں مجالس یوں ہیں:-

قادیان۔ رشی نگر۔ آسنور۔ حیدرآباد۔ کھارا۔ طاہر آباد برنالہ۔ کالیکٹ۔ ہریانہ پونگا۔ میراں کوٹ۔ یادگیر۔ سونکھ۔ گوڑا اسلام پو۔ رروپن گڑھ کھجوریاپاڑا وغیرہ ہیں:

دورانِ سال کی موصولہ رپورٹوں کے مطابق جملہ مجالس میں کل 1317 تربیتی اجلاسات، 187 ہفتہ اطفال، 197 یوم والدین، 2691 اطفال نے حضور انور کی خدمت میں خطوط لکھے۔ جبکہ گذشتہ سال 1733 اطفال نے حضور انور کی خدت میں دعائیہ خطوط لکھے تھے۔

شعبہ خدمتِ خلق

اس شعبہ کے تحت ملک بھر میں 19232 لوگوں کو پانی پلایا گیا 5333 مریضوں کی تیمارداری کی گئی 115 مستحقین کو مالی امداد پہنچائی گئی اور 9542 کو راستہ دکھایا گیا۔اسی طرح کئی مجالس نے بُک بنک کے ذریعہ غریب بچوں کو کتابیں فراہم کیں۔

شعبہ مال

امسال 485 مجالس سے تشخیص بجٹ موصول ہوئے۔آمدشدہ تشخیص بجٹ کے مطابق چندہ مجلس ممبری اطفال اور چندہ اجتماع اطفال -1,31,328 روپئے ہے۔الحمدللہ مہتمم صاحب مال کی رپورٹ کے مطابق صدفی صد وصولی ہوچکی ہے۔

شعبہ تعلیم

اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ عہدِ طفولیت میں ہی جو کہ ہر شخص کے سیکھنے کی عمر ہوتی ہے اس میں علمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا کیا جائے اور اسکے اندر مسابقت کی روح پیدا کرتے ہوئے اس کو دینی تعلیم کے زیور سے مزین ہونے کی ترغیب دلائی جائے کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’یہ بات بہت غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزون ہے۔جب داڑھی نکل آئی تب ضرب یضرب یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا مجھے خود یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔اس کی وجہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشو ونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہوجاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہوسکتے‘‘۔(بحوالہ انفاخ قدسیہ صفحہ 61)

چنانچہ امسال بھی شروع سے ہی مختلف تعلیمی پروگرام تجویز کئے گئے اور زیادہ سے زیادہ بہتر رنگ میں ان پر عمل درآمد کرانے کی کوشش کی گئی۔چنانچہ ملک بھر میں امسال 206 مجالس میں تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال موصول شدہ تجنید کے مطابق 4196 اطفال یسرنا القرآن جانتے ہیں اور 1840 اطفال نماز باترجمہ اور 1849 اطفال قرآن سادہ جانتے ہیں۔

امسال مندرجہ ذیل مجالس میں بالخصوص تمام سال تعلیمی وتربیتی کلاسز کا قیام رہا۔قادیان۔رشی نگر۔آسنور۔حیدرآباد۔طاہرآباد۔باتھو۔سکندرآباد۔کالیکٹ۔ یادگیر۔سونکھ۔گوڑا اسلام پور۔روپن گڑھ۔محمود آباد۔کھجورہ پاڑا۔چنٹہ کنٹہ وغیرہ ہیں۔

امسال امتحان دینی نصاب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے اسماء درج ذیل ہیں:

ستارۂ اطفال:

اول:عزیزم اسراء الظفر گنائی ابن محمد ظفراللہ گنائی صاحب ریشی نگر
دوئم:عزیزم الیاس احمد پڈر ابن عبدالاحد پڈر صاحب ریشی نگر
سوئم:عزیزم مبشر نذیر میر ابن نذیر احمد میر صاحب ریشی نگر

ہلال اطفال:

اول:عزیزم مغفور احمد حامد ابن محمد مقبول حامد صاحب ریشی نگر
دوئم:عزیزم عبید نثار گنائی ابن نثار احمد صاحب گنائی ریشی نگر
سوئم:عزیزم مبارک احمد گنائی ابن گلزار احمد گنائی صاحب ریشی نگر

قمرِ اطفال

اول:عزیزم وسیم احمد بہوا، یوپی
دوئم:عزیزم مدثر احمد بہوا، یوپی

سوئم: عزیزم عاطف سلیم نونہ مئی کشمیر

بدرِ اطفال

اول: عزیزم اظہر علیم نونہ مئی کشمیر

دوئم: عزیزم جنید احمد نونہ مئی کشمیر

سوئم: عزیزم طلحہ گلزار ریشی نگر کشمیر

مقابلہ مقالہ نویسی

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اطفال میں دینی و دنیاوی تعلیم کے حصول یابی کے لئے اور اس میں پختگی پیدا کرنے کے لئے مقابلہ مقالہ نویسی کروایا گیا۔ اس سال اطفال کے مقابلہ مقالہ نویسی کو دو گروپ میں تقسیم کیا گیا۔ گروپ اول: 13 تا 15 سال۔ اس گروپ کا موضوع ''جماعت احمدیہ کی ترقی میں اطفال الاحمدیہ کا کردار'' مقرر کیا گیا تھا۔ گروپ دوئم 7 تا 12 سال کے اطفال پر مشتمل تھا۔ اس گروپ کا موضوع ''وقت کی اہمیت'' تھا۔

گروپ اول میں

اول: عزیزم مدثر احمد شمیم ابن مکرم سفیر احمد صاحب شمیم قادیان

دوئم: عزیزم کے عبدالرحیم چنئی تاملناڈو

گروپ دوئم میں:

اول: عزیزم خلیق احمد ابن مکرم اسلم احمد خان قادیان

دوئم: عزیزم ارسلان احمد فرخ ابن مکرم شعیب احمد صاحب قادیان

شعبہ صحتِ جسمانی

اس شعبہ کے ذریعہ اطفال کو حفظانِ صحت کے ابتدائی قوانین سے آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ ان میں سے ہر ایک معاشرہ کا صحت مند جز بن سکے۔ بانئ تنظیم مجلس اطفال الاحمدیہ حضرت المصلح الموعودؓ کا بھی یہی ارشاد ہے کہ اطفال کو ایسی کھیلیں کھلائی جائیں جن کے ذریعہ سے انمیں بہادری اور شجاعت پیدا ہو اور وہ زندگی میں ان کے کام آسکیں۔ چنانچہ مجالس میں اس لحاظ سے اجتماعی کھیلوں کا انتظام ہے۔ سال بھر مختلف ٹورنامنٹس کے علاوہ تفریحی ٹور کے پروگرام بناتی ہیں چنانچہ امسال آمدہ رپورٹس کے مطابق ملک بھر میں 75 کلوجمیعا 75 پکنک اور بارہ ہفتہ صفائی منائے گئے۔

شعبہ وقفِ جدید

اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے دیہات میں تبلیغ و تربیت کا ایک جال بچھایا جائے اور اس سلسلہ میں ہونے والے اخراجات کو اس مدّ کے ذریعہ سے پورا کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اطفال کو اس تحریک میں شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو۔''

(الفضل 12 اکتوبر 1966ء)

اسی طرح سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 2005 کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی میٹنگ میں ارشاد فرمایا کہ چندہ وقف جدید کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اطفال پر ڈالی ہے اس لئے معیار اوّل کے لئے 200 روپئے اور معیاد دوئم کے لئے 100 روپئے اور باقی سبھی اطفال کی اس بابرکت تحریک میں شمولیت ضروری قرار دی۔

نیز پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 جنوری 2007ء کے خطبہ جمعہ میں جہاں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا وہیں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کی جماعتوں کو مخاطب کر کے فرمایا'' ابھی وہاں بہت گنجائش ہے اگلے سال ہندوستان کو وقف جدید میں شامل

ہونے والوں کا پانچ لاکھ کا ٹارگیٹ رکھنا چاہئے۔فرمایا اپنے بچوں میں بھی مالی قربانی کی عادت ڈالیں‘‘

اس سلسلہ میں دفتر کی طرف سے شروع سال میں ہی ایک سرکلر بھجوایا گیا جس میں دوبارہ ان امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ آمدہ رپورٹس کے مطابق ملک بھر کے اطفال کے چندہ وقف جدید تقریباً ایک لاکھ روپے۔

ننھے مجاہد معیار اوّل اور معیار دوم کی فہرست بھجوانے والی مجالس یہ ہیں: قادیان، حیدرآباد، رشی نگر، چنٹہ کنتہ، یادگیر، آسنور،

شعبہ وقارِعمل

اطفال کے اندر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا سلیقہ پیدا کرنا اور محنت کا عادی بنانا اس شعبہ کا اہم مقصد ہے۔الحمدللہ کہ تمام مجالس نے اس شعبہ میں نمایاں کارکردگی دکھائی ہے۔جسمیں مسجدوں، سڑکوں، گلیوں کو صاف کیا گیا اور راستوں سے پتھر وغیرہ ہٹائے گئے۔

دوران سال کل 1451 وقارِعمل منعقد ہوئے جن میں سے 97 مثالی وقارعمل تھے۔الحمدللہ علیٰ ذلک

موازنہ مجالس

مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کے مابین سبقت فی الخیرات کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک لمبے عرصہ سے موازنہ مجالس کا طریق جاری ہے۔ امسال حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق بھارت بھر میں مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی نمایاں دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سندات دی گئیں جن پر صدر مجلس کے دستخط کے علاوہ خلیفۃ المسیح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخط بھی تھے۔ امسال 35 مجالس کے مابین موازنہ ہوا۔ یہاں یاد رہے کہ اس سال موازنہ میں 8 یا 8 سے زائد ماہانہ کارگزاری رپوٹس بھجوانے والی مجالس کو شامل کیا گیا تھا۔ چنانچہ معیار پر اترنے والی مجالس کے نام اس طرح سے ہیں:

قادیان۔ رشی نگر۔ آسنور۔ حیدرآباد۔ کالیکٹ۔ یادگیر۔ بڈھانو۔ راج کھنڈ۔ گوڑا اسلام پور۔ جوران کاندی۔ ابراہیم پور۔ کھوڑی بونا۔ کوتھا پلی۔ کندھیرو۔ اسرانہ۔ کیرتنیاپاڑا۔ ونکٹ کٹائی پالم۔ منجیشوری۔ مڑھا۔ کورنی پاڑا۔ یاری پورہ۔ ہریانہ پونگا۔ میلا پالم۔ نرگاؤں۔ محمودآباد۔ کھجورہ پاڑا۔ بھام۔ اڈہ ملی۔ کالکولم۔ کسناو۔ وڈمان۔ باتھو۔ کرولائی۔ کالیکٹ ہیں۔

اس سال بھی موازنہ کمیٹی نے طویل نشستوں میں نہایت سنجیدگی اور غور وفکر کے ساتھ تمام مجالس کی کارگزاریوں کا مفصل جائزہ لیا اور اُنہیں معیار انعام خصوصی کی کسوٹی پر پرکھا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر محترم موصوف نے حسبِ ذیل تفصیل کے مطابق نتائج کی منظوری دی:

اول: مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان
دوئم: مجلس اطفال الاحمدیہ ریشی نگر
سوئم: مجلس اطفال الاحمدیہ آسنور
سوئم: مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد
چہارم: مجلس اطفال الاحمدیہ یاری پورہ
پنجم: مجلس اطفال الاحمدیہ کھجوریاپاڑا
ششم: مجلس اطفال الاحمدیہ یادگیر
ہفتم: مجلس اطفال الاحمدیہ کالیکٹ
ہفتم: مجلس اطفال الاحمدیہ بڈھانو
ہفتم: مجلس اطفال الاحمدیہ کھوڑی بونہ
ہشتم: مجلس اطفال الاحمدیہ پونگاہریانہ
ہشتم: مجلس اطفال الاحمدیہ محمودآباداڑیسہ
نہم: مجلس اطفال الاحمدیہ جوران کاندی
دہم: مجلس اطفال الاحمدیہ بھام

اسی طرح وہ مجالس جو خصوصی انعام کی حقدار قرار پائی ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

مجلس اطفال الاحمدیہ کورنی پاڑو، کرولائی، مسعود پور، باتھو، وڈمان، کالسناڈ، کالکولم، آڈہ ملی، نرگاؤں، میلا پالم، مڑھا، منجیشوری، وینکٹائی پالم، کیرتنیا پاڑا، اسرانہ، کندھیرو، کوتھا پلی، ابراہیم پور، راج کھنڈ، ماتھوٹم۔

آخر میں خاکسار تمام قائدین و ناظمین اطفال سے گزارش کرتا ہے کہ وہ ملکی دفتر کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھیں اور بالخصوص اپنی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ ارسال کریں۔ رپورٹ بھجوانے کی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''افسران کی اطاعت اور باقاعدہ رپورٹ کام کے اہم جزو ہیں۔ جو اس میں غفلت کرتا ہے اس کا سب کام عبث ہو جاتا ہے۔''

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے ان میں خیر و برکت ڈالے اور جو کوتاہیاں ہم سے سرزد ہوئی ہیں ان کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے آئندہ مستعدی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہمیں ہمارے جان و دل سے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع کے موقع پر جو خصوصی پیغام ہمیں مرحمت فرمایا ہے ہمیں اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں تادمِ آخر خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین

Samad Mob:9845828696

XPORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

سالانہ مقالہ نویسی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2010-11ء

جملہ قائدین کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام میں مضمون نویسی کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ہر سال ایک انعامی مقالہ لکھوایا جاتا ہے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے برائے سال 2010-11ء درج ذیل عنوان کی منظوری مرحمت فرمائی۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ ناظم صاحب تعلیم کو چاہئے کہ علمی قابلیت رکھنے والے خدام کو منتخب کر کے ان کو مقالہ لکھنے کا پابند کریں۔

عنوان مقالہ:

عصر حاضر کی ایجادات، ان کے فوائد اور نقصانات

شرائط مقالہ:

❁ مقالہ کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ ❁ مقالہ دفتر میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2011ء مقرر ہے۔ ❁ کاغذ کے دونوں اطراف پر حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔ ❁ مقالہ معیاری ہو اور ٹھوس بنیادوں اور دلائل پر مبنی ہو۔ لکھائی صاف اور خوشخط ہونی چاہئے۔ ❁ مقالہ اُردو، ہندی، انگریزی، پنجابی، ملیالم، بنگلہ، اُڑیہ، تامل، تلگو، اور کنڑ میں سے کسی بھی زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ❁ مقالہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کو نقدی انعامات سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر دیئے جائیں گے اور سندات امتیازی سے بھی نوازا جائیگا۔ ❁ مقالہ واپس نہیں ہوگا اس لئے مقالہ نگار مرکز میں مقالہ بھجوانے سے قبل اس کی نقل محفوظ کر لیں۔ ❁ مقالہ کی اشاعت کے جملہ حقوق دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کے پاس محفوظ رہیں گے۔

تیرھواں سالانہ اجتماع
وقفِ نو قادیان

مورخہ 12 نومبر تا25 نومبر سالانہ اجتماع وقفِ نو قادیان کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ۔سالانہ اجتماع کا افتتاں ح نماز تہجد با جماعت سے ہوا۔مورخہ 25 نومبر بعد نمازِ مغرب وعشاء محترم حضرت امیر صاحب وناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ بھی موجود تھے۔محترم امیر صاحب مقامی نے صدارتی خطاب میں والدین اور انتظامیہ کو زرّیں نصائح فرماتے ہوئے فرمایا کہ واقفین جماعت کی امانت ہیں ان کی تعلیم وتربیت کرنا والدین اور انتظامیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔

اس اجتماع کے دوران ایک محفل سوال وجواب بھی منعقد ہوئی جسمیں محترم ناظر صاحب تعلیم اور محترم منیر احمد صاحب خادم صدر کیریئر پلاننگ کمیٹی نے تفصیل کے ساتھ اس تحریک کی اغراض ومقاصد اور اصولی قوائد وضوابط کے بارے میں روشنی ڈالی ۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔آمین (جاوید احمد لون،سیکریٹری وقفِ نو قادیان)

ملکی رپورٹیں

گوداوری زون آندھرا پردیش: (ازمحمد ایوب خان) جماعت احمدیہ اڈروڑم یں معلمین کرام کا ایک روزہ تربیتی کیمپ مکرم پی ایم رشید صاحب زونل امیر آندھرا کی قیادت میں منعقد کیا گیا۔اس کیمپ میں کل تیس معلمین ومبلغین شامل ہوئے۔زونل امیر صاحب نے معلمین کو ہدایات دیں ۔خصوصا دعوت الی اللہ،احباب جماعت کو چندوں کی طرف توجہ دلانے اور قُرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ کرنے کے بارے میں ہدایات دیں گئیں۔بعد نماز ظہر معلمین کا جائزہ لیا گیا اور اُن کواُن کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔شام 4:30 بجے مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے معلمین کو بذریعہ فون خطاب کیا اور ضروری ہدایار اور نصائح سے نوازا۔

سورو اُڑیسہ: (از شیخ نعیم احمد) دوران ماہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی ناصر الدین صاحب نے خدام کو اُس خطاب کا خلاصہ سنایا جو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولا کریم اس اجلاس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

یادگیر: (افضل حق خان سرکل انچارج) مورخہ۲ تا۴/۱ اکتوبر صوبائی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے معلمین کرام کی ازواج کرام کی تربیتی کلاس لگائی گئی اس موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر محترم زونل امیر صاحب شمالی کرناٹک کے مشورہ سے معلمین کرام کی تربیتی کلاسز لگائی گئیں۔مورخہ۳ اکتوبر کو ایک اجلاس منعقد ہوا جسمیں خاکسار اور مولوی فضل باری صاحب تقاریر کیں اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔اس پروگرام کے بعد معلمین کرام کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔مورخہ۱۴ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان محترم امیر صاحب کے گھر پر سنائی گئی۔مورخہ۱۵ اکتوبر کو ایک اور اجلاس منعقد ہوا جسمیں مکرم ابراہیم صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔بعد نماز ظہر مکرم شیخ برہان احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔شام کو لجنہ کے اختتامی پروگرام میں خاکسار اور محترم امیر صاحب نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔بعدہ مکرم زونل امیر صاحب کی صدارت میں معلمین کرام کا اجلاس شروع ہوا جس میں معلمین کو بعض اور اہم امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پورے پروگرام کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔

(از مصور احمد ڈنڈوتی قائد مجلس) مورخہ۷ نومبر کو مکرم محمد زکریا صاحب انور امیر جماعت کی صدارت میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔مکرم مولوی طاہر احمد اماپوری نے اطاعت اور فرمانبرداری کے عنوان پر تقریر کی۔محترم صدر اجلاس نے وقت کے صحیح استعمال اور قربانی کے موضوع پر روشنی ڈالی۔مورخہ۶ نومبر کو

عیدالاضحیٰ کے انتظامات کرنے کے لئے ایک وقارِعمل منعقد کیا گیا۔اس وقار عمل میں مسجد کے اندر اور باہر اچھی طرح سے صفائی کی گئی۔مورخہ ۱۹ نومبر کو خدمت خلق کے تحت خدام نے قربانی کا گوشت تمام احمدی گھرانوں میں تقسیم کیا۔

پونچھ: (از فاروق احمد نیّر مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۸ نومبر کو سیرۃ النبی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔اس کانفرنس میں شمولیت کرنے کے لئے مرکز سے بھی وفد آیا جس میں مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب، مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت اور مکرم مولوی عزیز احمد ناصر شامل تھے۔جلسہ کی کاروائی محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے کانفرنس کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب نے آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت زار پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب میں محترم صدر اجلاس نے اسلام اور امن عالم پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد محترم اورنگ زیب صاحب زونل امیر صاحب نے احباب جماعت اور مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا۔دُعا کے ساتھ اس روحانی جلسہ کا اختتام ہوا۔جلسہ کے بعد شہر کے معززین، افسران بالا، دیگر مذہبی شخصیات، میڈیا و دیگر باشعور لوگوں کے ساتھ ایک خصوصی ملاقات و پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔اس موقعہ پر محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب نے اسلام اور پیشوایانِ مذاہب کے موضوع پر تقریر کی۔حاضرین میں سے بھی بعض نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور کام کو سراہا۔اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

سکندر آباد: (از سلیم احمد یاسین سیکریٹری تعلیم) مورخہ ۹ ستمبر کو محترم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت کی صدارت میں تقریب آمین کا انعقاد عمل میں آیا۔اس موقعہ پر ایک طفل اور دو ناصرات کی آمین کرائی گئی۔اسی طرح مورخہ ۱۰/۱ اکتوبر کو ایک طفل اور تین ناصرات کی تقریب آمین عمل میں آئی۔اس موقعہ پر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان نے چاروں بچوں سے قُرآن مجید سنا۔

(از حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ) مورخہ ۳۱ اکتوبر کو محترم امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد عمل میں آیا۔اس موقعہ پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ بھی بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔تلاوت اور نظم کے بعد عزیزہ عطیۃ الرحیم انعم نے ''آنحضرت ﷺ کا بچپن'' کے موضوع پر تقریر کی۔خاکسار نے ''آنحضرت ﷺ اور مذہبی رواداری'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد ایک نعت پیش ہوئی۔بعدہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کی عبادات'' کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔صدر اجلاس کے خطاب کے بعد دُعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔باوجود موسم کی خرابی کے کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے اس جلسہ میں شمولیت کی۔

بلّاری: (از ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ) مورخہ ۵ نومبر کو صدر صاحب جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جس میں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کے خلق عظیم صدق وسچائی پر روشنی ڈالی۔اس جلسہ میں کل ۱۹ افراد نے شرکت کی۔مورخہ ۱۱ نومبر کو ایک تربیتی جلسہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کے گھر میں منعقد کیا گیا۔مکرم فیروز احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کے خلقِ عظیم ''توکل علی اللہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد ۱۰ تھی۔

قومو کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادئ ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم لیل و نہار

مورخہ 21 تا25 نومبر 2010ء قادیان دارالامان
میں وقفِ نو قادیان کا 13 واں سالانہ اجتماع
منعقد ہوا۔ اس موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ
اختتامی تقریب کی صدارت فرماتے ہوئے جبکہ
محترم ناظر صاحب تعلیم خطاب کرتے ہوئے۔

جماعت احمدیہ بھوٹان کی طرف سے
مورخہ 5 اکتوبر 2010ء فری
آئی کیمپ منعقد ہوا۔ اس
موقع پر مریضوں کا معائنہ کرتے
ہوئے لی گئی تصویر

محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ
آسنور ایک غیر از جماعت
دوست کو جماعتی لٹریچر دیتے ہوئے

تربیتی اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ
سورو، اڑیسہ کا ایک منظر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 29
Monthly

December 2010

Issue No. 12

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

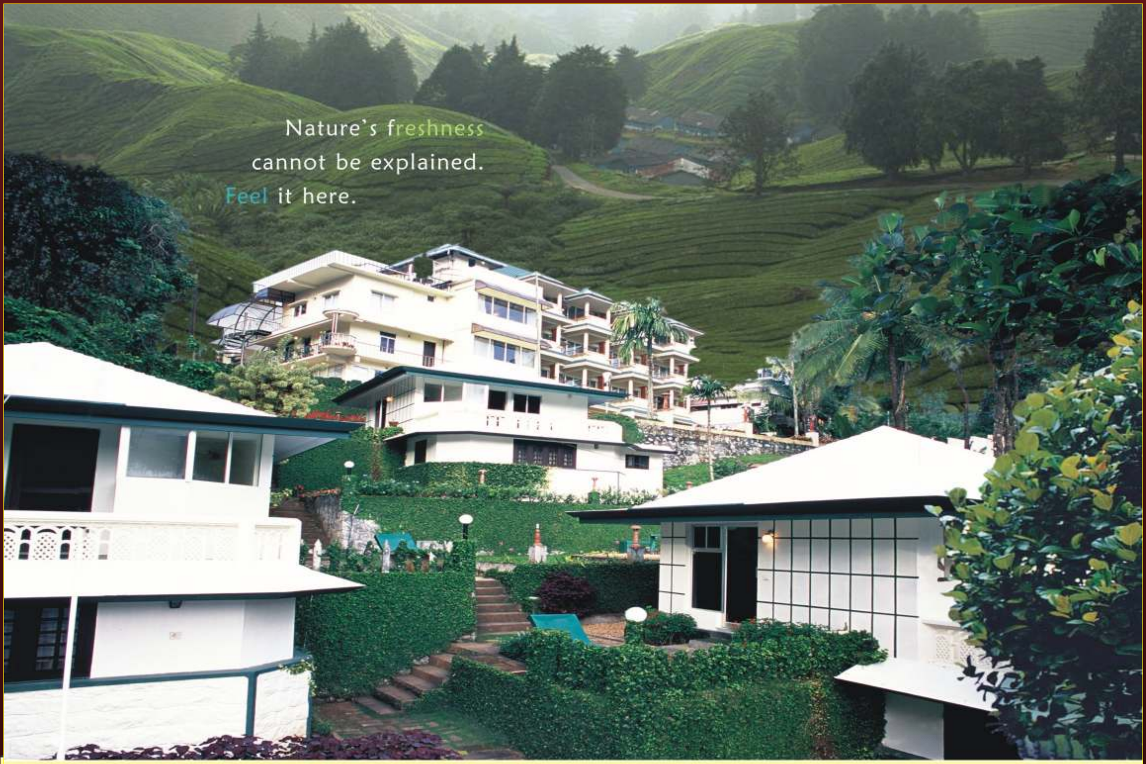

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange